عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ٧ — شمارہ ٢٧

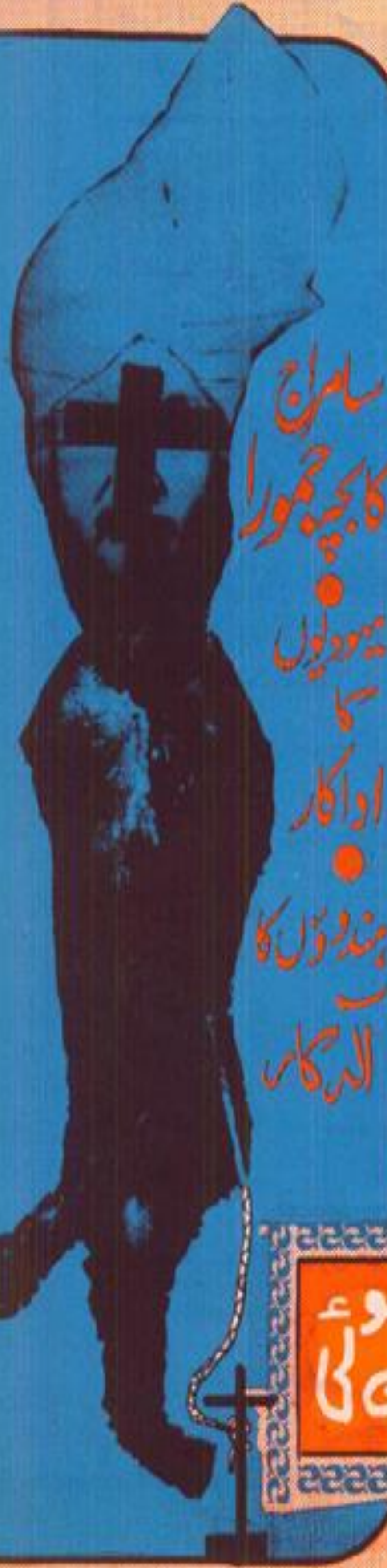

سامراج کا بچہ جمورا

یہودیوں کا اداکار

ہندوؤں کا آلۂ کار

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا

آخر اس نے قادیانی کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ سچا خواب

مرزا قادیانی جہنم میں

ایک ایمان افروز واقعہ

عالمی مجلس کا وفد امریکہ میں

مرزا طاہر کی پیشگوئی جو جھوٹی ثابت ہوئی

پاکستان کی سلامتی کا تقاضا

مرزائیوں کی سازشوں کا فوری نوٹس لیا جائے

• وطن عزیز پاکستان بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا • اس کی سلامتی کو تخریب کاری، لسانی، گروہی فسادات کے ذریعے نقصان پہنچانے والے نہ صرف اس کے بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔

• سانحہ بہاولپور کی تحقیقاتی رپورٹ کے منظرِ عام پر آنے کے بعد یہ بات ایک حقیقت اختیار کر گئی کہ یہ سانحہ جہاز کے اندر تخریب کاری سے وقوع پذیر ہوا۔

• اس جہاز میں ایک بریگیڈیئر لطیف مرزائی تھا۔ جو اس میں ہلاک ہوا۔ اور آج لاہور میں مرزائیوں کے مرگھٹ میں دفن ہے • مرزا طاہر نے پہلے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ پھر جنرل محمد ضیاء الحق کی شہادت کو اپنے مباہلہ کا نشان قرار دیا (اس تقریر کے کیسٹ ہمارے پاس موجود ہیں) مرزائیوں نے اُن کی وفات پر مٹھائیاں تقسیم کیں بھنگڑا ڈالا اور خوشی و فتح کا اظہار کر کے اپنی بدباطنی کا ثبوت فراہم کیا۔

• یہ وہ حقائق ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سانحہ کے پیچھے مرزائی سازش بھی کارفرما ہے۔

اس لیے حکومت کا فرض ہے کہ

منکرینِ جہاد ۳۲۸ قادیانی افسروں کو پاک فوج سے فوراً نکالے، قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دے کر ان کی تمام جائیداد ضبط کر لے

اور عوام کا فرض ہے کہ

اتحادِ اُمت کا علم لے کر میدان میں نکلیں اور فتنۂ قادیانیت کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں

فون - ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۲۸ ربیع الثانی تا ۵ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ مطابق ۹ تا ۱۵ دسمبر ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۲۷

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۵۰ روپے — ششماہی -/۸۰ روپے
سہ ماہی -/۴۵ روپے — فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ——— ۴۲۵ روپے
افریقہ ——— ۳۷۵ روپے
یورپ ——— ۳۷۵ ″
ایشیا ——— ۳۷۵ ″

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ——— عبدالرؤف الازہری
گوجرانوالہ ——— حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ——— ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری ——— قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور ——— محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ——— دین محمد فریدی
جھنگ ——— غلام حسین
ٹنڈو آدم ——— محمد راشد مدنی
پشاور ——— مولانا نور الحق نور
لاہور ——— مولانا کریم بخش
مانسہرہ ——— سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ——— مولوی فقیر محمد
لیہ ——— حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ——— محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ——— فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ——— محمد متین خالد
ملتان ——— عطاء الرحمان
سرگودھا ——— حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ——— نذیر احمد بلوچ
گجرات ——— چوہدری محمد خلیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ——— برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر ——— قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ——— راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ———
امریکہ ——— چوہدری محمد شریف تگوری • ڈنمارک ——— محمد ادریس • ٹورنٹو ——— حافظ سعید احمد
دوبئی ——— قاری محمد اسماعیل • ناروے ——— میاں اشرف عابد • ایڈمنٹن ——— عامر رشید
ابوظہبی ——— قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ——— محمد زبیر افریقی • مونٹریال ——— آفتاب احمد
لائبیریا ——— ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ——— محمد اخلاص احمد • برما ——— محمود یوسف
باربڈوس ——— اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ——— اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ——— اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ——— عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ——— محمد اقبال • بنگلہ دیش ——— محی الدین خان •

مرزا طاہر کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوگئی

آج کل مرزا طاہر کا ایک کیسٹ پاکستان پہنچا ہوا ہے اس کیسٹ کے بارے میں ہم انہیں کالموں میں اظہار خیال کر چکے ہیں اور یہ بتا چکے ہیں کہ قادیانی پیشوا مرزا طاہر نے صدر ضیاء الحق اور ان کے تباہ ہونے والے جہاز میں موجود تمام افراد کے قتل کا اعتراف کر لیا ہے۔ مرزا طاہر نے اپنے اس عظیم جرم کا اعتراف اس طرح کیا کہ

۱:۔ صدر ضیاء الحق مرحوم کی موت کو قادیانیت کی بہت بڑی فتح اور صداقت کا نشان قرار دیتے ہوئے اسے نام نہاد مباہلہ کی پہلی بڑی کامیابی قرار دیا جبکہ صدر ضیاء الحق نے اس نام نہاد مباہلہ کو کوئی اہمیت ہی نہ دی تھی اور نہ اس پر دستخط کئے تھے۔

۲:۔ مرزا طاہر نے بظاہر تو یہ کہا کہ ہم کسی کی موت پر خوشی نہیں مناتے مگر پورے ملک میں اور بیرون ملک بھی جہاں کوئی قادیانی دانہ موجود تھا مرزا طاہر کا اشارہ ملتے ہی مٹھائیاں تقسیم کرتا رہا۔

سقوط بغداد پر قادیان میں چراغاں کرنے والوں سقوط ڈھاکہ، شاہ فیصل شہید کی وفات پر جشن منانے والوں اور بھٹو کی پھانسی پر مٹھائیاں تقسیم کرنے والوں سے ایسی ہی توقع کی جا سکتی ہے۔ اہل اسلام کو جب بھی کسی صدمے کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے گھروں میں گھی کے چراغ جلتے ہیں کیونکہ یہود و ہنود اور اپنے سامراجی آقاؤں کی نمک حلالی ان کا اولین مقصد ہے جنہوں نے اس جماعت کی بنیاد ہی اس لئے رکھی تھی کہ یہ جماعت پوری دنیا میں ان کے تنخواہ دار جاسوس کا کردار ادا کرے گی، اہل اسلام اور دین اسلام کی مخالفت و دشمنی سے ان کا رزق وابستہ ہے۔

بہرحال مرزا طاہر کے جس کیسٹ کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اسی کیسٹ میں مرزا طاہر نے ایک پیشگوئی بڑے دھڑلے سے کی ہے اور وہ پیشگوئی یہ ہے مرزا طاہر نے کہا:

"۱۶ نومبر کے عام انتخابات خام خیالی ہے" روزنامہ جسارت کراچی ۹ ستمبر ۱۹۸۸ء

مبینہ طور پر اسی کیسٹ میں یہ پیشگوئی بھی کی گئی کہ "امریکہ پاکستان کی امداد بند کر دے گا۔"

جہاں تک امریکی امداد کی بندش کا تعلق ہے تو وہ مرزا طاہر اور اس کی ذریت کی پرانی خواہش ہے جس کے لئے وہ بھرپور کوششیں بھی کر چکے ہیں لیکن ابھی تک اس مسئلہ میں انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ اب امریکہ میں نئے الیکشن ہو چکے ہیں اور امریکیوں نے جارج بش کو صدر منتخب کر لیا ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ پاکستان کے دوست ہیں اور وہ پہلے ہی پاکستان کو امداد دینے کا اعلان کر چکے ہیں اس لئے مرزا طاہر کی یہ مبینہ پیشگوئی کہ امریکہ پاکستان کی امداد بند کر دے گا۔ فی الحال غلط ثابت ہو چکی ہے تاہم سیاست میں اتار چڑھاؤ، نشیب و فراز اور بحران پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اگر مستقبل میں ایسی صورت حال پیدا ہو جائے تو اسے پیشگوئی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اب رہی یہ پیشگوئی کہ پاکستان میں الیکشن نہیں ہوں گے اور الیکشن خام خیالی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلے تو ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں کا

پروگرام تھا کہ ملک میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں تاکہ الیکشن نہ ہوں۔ مرزا طاہر کی یہ پیشگوئی پوری ہو جائے اور ہم یہ واویلا کر سکیں کہ دیکھو ہمارا "امام" غیبی امور کا کتنا ماہر ہے کہ وہ مستقبل کی خبریں پہلے ہی بتا دیتا ہے لیکن پاک فوج کی طرف سے سخت ترین حفاظتی انتظامات کی وجہ سے قادیانیوں کی تخریبی کاری کا منصوبہ ناکام ہو گیا اور الیکشن ہو گئے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں کہ کون جیتا کون ہارا، آئندہ حکمران کون ہوں گے اور کیا صورت حال پیدا ہو گی۔ یہ سیاست دانوں اور سیاسی جماعتوں کا مسئلہ ہے، ہم صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قادیانی پیشوا مرزا طاہر جو "آسمانوں سے خبریں لانے اور غیبی امور کا ماہر ہونے کا دعویدار ہے اس کا یہ دعویٰ اور اس کی یہ پیشگوئی غلط ثابت ہوگئی اور ملک میں الیکشن ہو گئے ایسے میں نہ صرف مرزا طاہر کو چلّو بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہیے بلکہ اس کے تنخواہ دار چمچے کڑچھوں کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے "پیارے امام" کے نقشِ قدم پر چلیں اور اگر خدا انہیں عقلِ سلیم دے تو اس جھوٹے اور کذاب پر دو حرف بھیج کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائیں۔

قادیانیوں کی دیدہ دلیری یا اشتعال انگیزی

پورے ملک سے یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ قادیانی فتنہ رات کی تاریکی میں اپنا لٹریچر گھروں کے اندر پھینک رہے ہیں۔ کراچی میں بھی انہوں نے ایسی حرکتیں کی ہیں بعض علاقوں میں مسلمان نوجوانوں نے پکڑ کر قادیانی نوجوانوں کی ٹھکائی بھی کی ہے

لٹریچر کی تقسیم، جلسوں کا انعقاد، بحث مباحثہ، تبادلہ خیالی یا کسی کے سامنے مرزا قادیانی ملعون و مردود کو مذہبی مصلح کے روپ میں پیش کرنا تبلیغ کے زمرے میں آتا ہے۔ کسی قادیانی کا اپنے گندے ناپاک اور غلیظ جسم پر (جس کے ظاہر کے ساتھ اندر کفر، ارتداد، زندیقیت اور منافقت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے) کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر گھومنا، اپنے کو مسلمان کہنا یا قول و فعل سے مسلمان ظاہر کرنا یہ بھی تبلیغ کے زمرے میں آتا ہے اور قادیانیوں کو قانونی طور پر تبلیغ کرنے کا قطعاً حق حاصل نہیں ہے لیکن اس کے باوجود وہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے۔

قادیانی پیشوا مرزا طاہر اور دوسرے قادیانی لیڈر، ان کے رسائل و جرائد یہ پروپیگنڈہ بھی کرتے رہتے ہیں کہ ہم بہت ہی زیادہ امن پسند ہیں اور ہماری جماعت ایک بے ضرر جماعت ہے، جھوٹ چونکہ ان کی فطرت میں رچا بسا ہوا ہے بلکہ ان کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہے اس لئے وہ خود کو لاکھ امن پسند اور بے ضرر جماعت کہتے رہیں انہیں امن پسند بے ضرر اور محب وطن قرار نہیں دیا جا سکتا اس لئے ان کے عزائم وہی ہیں جو اسرائیل کے قیام سے قبل یہودیوں کے تھے، یہودی جس طرح اپنے نوجوانوں کو مسلح تربیت دیتے تھے، قادیانی بھی اسی انداز میں مسلح تربیت دے رہے ہیں، یہودیوں کا مقصد بھی ایک الگ سلطنت کا قیام تھا قادیانیوں کا بھی یہی ہے، ان کا ظاہری روپ "مذہب" ہے لیکن مقاصد و عزائم سیاسی ہیں۔

رضاکار تنظیمیں سیاسی جماعتوں کی ہوا کرتی ہیں، قادیانیوں کی باقاعدہ رضاکار فورس ہے پہلے اس کا نام فرقان فورس تھا۔ اب نیا نام خدام الاحمدیہ رکھا گیا ہے جس میں ریٹائرڈ فوجیوں کے علاوہ قادیانی نوجوان شامل ہیں۔ اس تنظیم کے ارکان کے لئے مسلح تربیت حاصل کرنا لازمی ہے اس کے علاوہ جوڈو کراٹے دوڑ، تیر اندازی، غلیل بازی حتیٰ کہ کمر پر بہت سارا بوجھ لاد کر کئی کئی میل پیدل دوڑ لگانے کی تربیت حاصل کئے ہوئے ہیں الغرض جو مقاصد اور عزائم کسی سیاسی جماعت کے ہوا کرتے ہیں وہی قادیانیوں کے مقاصد اور عزائم ہیں، پہچان کے لئے ہر سیاسی جماعت کا ایک جھنڈا ہوتا ہے قادیانی جماعت کا بھی الگ جھنڈا ہے جسے "لوائے احمدیت" کا نام دیا جاتا ہے۔

اگر قادیانی جماعت مرزا طاہر اور اس کے دوسرے جغادریوں کے دعوے کے مطابق ایک امن پسند، بے ضرر اور محب وطن جماعت ہے تو مسلح فورس کیوں قائم کی گئی ہے۔ انہیں لڑنے اور مرنے مارنے کی تربیت کیوں دی جا رہی ہے؟ شناخت کے لئے اپنا الگ جھنڈا کیوں بنایا گیا ہے؟ کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر، لٹریچر تقسیم کر کے اشتعال انگیز حرکتیں کیوں کی جا رہی ہیں؟

ہم قادیانیوں پر یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں ورنہ اگر یہ معاملہ مرکزی مجلس عمل ختم نبوت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور علماء کرام کے ہاتھ سے نکل گیا تو پھر اس پاک سرزمین پر ایک قادیانی بھی نظر نہیں آئے گا۔ ہم حکمرانوں کے بھی گوش گزار کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ مرزا طاہر کے ان پروردہ غنڈوں کو لگام دے اور اگر کہیں کوئی قادیانی نوجوان اشتعال انگیز حرکت کرے اسے فوراً گرفتار کر کے اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

زن و فرزند اور اموال کی محبت
شہوتوں کی محبت

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا

(ترجمہ) آراستہ کر دی گئی۔ لوگوں کے لئے خواہشات کی محبت (مثلاً) عورتیں ہوئیں اور بیٹے ہوئے اور ڈھیر لگے ہوئے سونے اور چاندی کے اور نشان لگے ہوئے (یعنی عمدہ اور اعلیٰ) گھوڑے اور دوسرے مویشی اور زراعت (لیکن یہ سب چیزیں) دنیوی زندگی کی استعمال کی چیزیں ہیں اور انجام کار کی خوبی (اور کام آنے والی چیز) اللہ ہی کے پاس ہے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم آپ ان سے کہہ دیجئے کیا میں تم کو ایسی چیز بتا دوں جو بدرجہا بہتر ہو ان سب چیزوں سے (وہ کیا ہے تم خود سنو) ایسے لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ ان کے رب کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اُن میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔ اور اُن کے لئے وہاں (ایسی) بیبیاں ہیں جو ہر طرح پاک صاف ستھری ہیں اور ان سب سے بڑھ کر چیز اللہ کی خوشنودی ہے اور اللہ تعالیٰ بندوں (کے احوال) کو خوب دیکھنے والے ہیں۔ (یہ لوگ جن کے لئے یہ آخرت کی چیزیں ہیں ایسے لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہیں۔ پس آپ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجئے اور ہم کو جہنم کی آگ کے عذاب سے بچا دے۔ یہ لوگ (وہ ہیں جو) مصیبتوں پر صبر کرنے والے ہیں۔ سچ بولنے والے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کے سامنے) عاجزی کرنے والے ہیں اور (نیک کاموں میں) مال خرچ کرنے والے ہیں اور پچھلی رات میں گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں۔

ف: حق تعالیٰ شانہ نے ان سب چیزوں کی محبت کو شہوتوں کی محبت سے تعبیر کیا ہے۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ شہوت کی افراط ہی کا نام عشق ہے جو بیماری ہے ایسے دل کی جو تفکرات سے خالی ہو۔ اس کا علاج ابتدا ہی سے کرنا ضروری ہے۔ کہ اس کی طرف نظر کم کر دے اس کی طرف التفات کم کر دے۔ ورنہ جب التفات بڑھ جائے گا۔ تو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا اور ابتداء میں بہت سہل ہے۔ یہی حال ہر چیز کے عشق کا ہے۔ مال ہو جاہ ہو جائیداد ہو حتیٰ کہ پرندوں (کبوتر وغیرہ) سے کھیلنے کا اور شطرنج وغیرہ سے کھیلنے کا بھی یہی حال ہے کہ یہ سب چیزیں انسان پر مسلط ہو جاتی ہیں تو اس کے دین اور دنیا دونوں کو برباد کر دیتی ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص سواری پر ہے اگر وہ جانور کی باگ اسی وقت دوسری طرف پھیر دے جب وہ بے جگہ جانے کا رخ کرے یا ہو تو اس وقت بہت آسانی سے وہ جگہ پر پڑ سکتا ہے۔ لیکن جب وہ جانور کسی ورد لئے گھس جائے اور سوار پھر دم پکڑ کر کھینچنا چاہے۔ تو پھر بڑی سخت دشواری ہو جاتی ہے اس لئے ان سب چیزوں کو محبت کی ابتداء سے نگاہ میں رکھے کہ اعتدال سے نہ بڑھنے دے (احیاء) علماء نے فرمایا ہے کہ دنیا کی جتنی بھی چیزیں ہیں۔ وہ تین قسم میں داخل ہیں معدنیات نباتات، حیوانات۔ حق تعالیٰ شانہ نے ان آیات میں تینوں کی مثالیں ذکر فرما کر دنیا کی ساری ہی چیزوں کو متنبہ فرما دیا۔ بیبیوں اور بیٹیوں کو ذکر فرما کر آل و اولاد اور عزیز و اقارب احباب غرض انسانی محبوبوں پر تنبیہ فرما دی اور سونے چاندی کو ذکر فرما کر ساری معدنیات پر اور گھوڑے مویشی کو ذکر فرما کر ہر قسم کے جانوروں پر اور کھیتی سے ہر قسم کی پیداوار پر اور یہی چیزیں ساری دنیا کی کائنات ہیں۔ (احیاء) اور ان سب کو گنوا کر اور ان پر تنبیہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ سب کی سب اس چند روزہ زندگی کے گزارن کی چیزیں ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز بھی محبت کے قابل نہیں، دل لگانے کی چیزیں صرف وہی ہیں جو پائیدار ہیں۔ ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ ہمیشہ کام آنے والی ہیں۔ اور ان میں سب سے بڑھ کر اللہ کی رضا ہے۔ اس کی خوشنودی ہے وہ دنیا و آخرت کی ہر چیز پر فائق ہے ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔ دوسری جگہ جنت کی نعمتوں کو ذکر فرما کر ارشاد ہے۔

(توبہ ع ۹) کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی برابری نہ دنیا کی کوئی چیز کر سکتی ہے نہ آخرت کی کوئی نعمت اس کے برابر ہے۔ آیات بالا میں دنیا کی ساری مرغوبات کو تفصیل سے ذکر فرما کر اس پر متنبہ کر دیا کہ یہ سب محض دنیوی زندگی کے اسباب ہیں اور بار بار قرآن پاک میں اس چیز پر تنبیہ فرمائی گئی، مختلف عنوانات سے نصیحت کی گئی، کہیں دنیا طلبی کی مذمت کی گئی کہیں دنیا کو ترجیح دینے والوں کی قباحت بیان کی گئی، کہیں اس کی بے ثباتی پر تنبیہ کی گئی کہیں اس کو محض دھوکا بتایا گیا۔ تاکہ اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے کہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز محض عارضی ہے، محض ضرورت پورا کرنے کی چیز ہے نہ یہ دائمی ہے، نہ دل لگانے کی چیز ہے اسی سلسلہ کی چند آیات پر اس جگہ تنبیہ کرتا ہوں۔

(البقرہ ع ۱۰) یہی لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے میں خرید لیا۔ پس نہ تو ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی، نہ ان کی کسی قسم کی مدد کی جائے گی۔ (البقرہ)

(ترجمہ البقرہ ع ۲۵) پس بعض آدمی تو ایسے ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں تو جو کچھ دینا ہے دنیا ہی میں دیدے (پس ان کو جو کچھ ملنا ہو گا دنیا ہی میں مل جائے گا) ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور بعض لوگ یوں کہتے ہیں کہ اے اللہ ہم کو دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے حصہ ہے، اس چیز سے جو انہوں نے (نیک اعمال سے) کمایا ہے۔ ترجمہ:

اور بعض آدمی بیچ دیتے ہیں اپنی جان کو، اللہ کی رضا کی چیزوں میں۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں پر مہربان ہیں (البقرہ)

(البقرہ ع ۲۶) دنیوی معاش کفار کے لئے آراستہ کر دی گئی اور وہ مسلمانوں کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ مسلمان جو کفر اور شرک سے بچتے ہیں۔ قیامت کے دن

باقی صفحہ ۲۹ پر

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چوہدری محمد نعیم الرشید، خانیوال

تاجدار مدینہ سرور انبیا علیہم السلام کے خلفاء میں سے آپ خلیفۂ اوّل ہیں۔ آپ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم ظاہری و باطنی سے فیضان حاصل ہوا

اور مردوں میں سب سے پہلے آپ ہی اسلام لائے۔ آپ وفات کے بعد حضرت عائشہؓ کے حجرۂ مبارک میں نبی اکرمؐ کے پہلو میں آرام فرما ہوئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی چیز ایسی اللہ نے میرے سینے میں نہیں ڈالی جس کو میں نے ابوبکر کے سینے میں نہ ڈال دیا ہو (بروایت ابوہریرہؓ)

یہ اس امر کی دلیل ہے کہ حضرت ابوبکرؓ علم باطن یعنی علم باللہ کی وجہ سے اولیائے امت میں اکمل و افضل ہیں اور صدیق اکبر ہیں۔ حضور صلی اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”قسم خدا کی پیغمبروں اور رسولوں کے بعد ابوبکر صدیقؓ سے بڑھ کر کسی اور بہتر شخص پر آفتاب طلوع و غروب نہیں ہوا۔“

حضرت ابوبکرؓ کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ ایک روز آنحضرتؐ سے صحابہ کرامؓ نے دریافت فرمایا کہ آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے عورتوں میں فرمایا حضرت عائشہؓ، دریافت کیا مردوں میں؟ فرمایا اس کا باپ یعنی ابوبکرؓ“ ایک اور موقع پر فرمایا ”مجھ کو کسی کے مال نے ابوبکرؓ کے مال کی طرح نفع نہیں دیا اور اگر میں اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔

یہاں تک تو ان امور کا ذکر آیا ہے جن کے باعث ابوبکر صدیقؓ آنحضورؐ کے مکمل اتباع، عشق و محبت اور اخلاص دونوں کے مظہر تھے۔ وصال کے بعد آپ نے آخری آرامگاہ میں حضور کے پہلو میں جگہ پائی اور حضرت ابوبکرؓ نے اپنی بات سے چند ساعت پہلے اپنی بیٹی حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا رسول خداؐ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے؟ حضورؐ کی وفات شریف کس دن ہوئی؟ پوچھنے کی وجہ یہ تھی آپؓ کو یوم وفات اور کفن میں بھی حضورؐ کی موافقت نصیب ہوئی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وفات پائی تو بعض صحابہؓ نے کہا کہ ہم ابوبکر کو شہداء کے پہلو میں دفن کریں گے اور بقیع میں لے جائیں گے۔ تو میں نے کہا کہ اپنے حجرہ میں اپنے حبیبؐ کے پاس دفن کروں گی۔ ہم اس اختلاف میں تھے کہ نیند کا غلبہ طاری ہوا اور میں نے سنا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ

”دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو“ میں بیدار ہوئی تو معلوم ہوا سب لوگوں نے بھی اس آواز کو سن لیا تھا یہاں تک کہ مسجد کے لوگوں نے بھی۔

حضرت ابوبکرؓ نے آفتاب رسالتؐ سے جو نور حاصل کیا اس سے تمام عالم منور ہو گیا اور اس کی ضیاء سے ہزاروں علم و عرفان کی بارش ہوتی رہی اور رحمت کی گھٹائیں جھوم جھوم کر اٹھتی رہیں!

بے شک یہ ابوبکرؓ کے فیضان کا عظیم کرشمہ تھا۔

حق پر استقامت

عبدالحمید صدیقی کلاچوی

خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سابقین اوّلین میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ چھٹے مسلمان ہیں دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے مشرف باسلام ہوئے۔ ام انمار کے غلام تھے۔ جب آپ اسلام لائے تو ام انمار نے آپ کو سخت ایذائیں پہنچائیں۔ ایک مرتبہ حضرت خبابؓ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملنے گئے تو حضرت عمرؓ نے آپ کو اپنی مسند پر بٹھایا اور یہ فرمایا کہ اس مسند کا تم سے زائد کوئی مستحق نہیں مگر بلالؓ کا اس پر حضرت خبابؓ نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین بلالؓ بھی مجھ سے زیادہ مستحق نہیں اسلئے کہ ان شدائد و مصائب میں بعض مشرکین مکہ بلالؓ کے تو حامی اور ہمدرد تھے۔ مگر میرا کوئی بھی حامی نہ تھا، ایک دفعہ مشرکین مکہ نے مجھ کو دہکتے ہوئے انگاروں پر چت لٹایا اور ایک شخص نے میرے سینہ پر اپنا پیر رکھ دیا تاکہ جنبش نہ کرسکوں اور پھر کرتا اٹھا کر پشت پر برص کے ... دکھلائے۔ (طبقات ابن سعد)

خبابؓ بن الارت فرماتے ہیں کہ میں زمانۂ جاہلیت میں لوہار تھا، تلواریں بنایا کرتا تھا ایک بار عاص بن وائل کے لئے تلوار بنائی جب قیمت کے تقاضے کے لئے آیا تو عاص بن وائل نے یہ کہا کہ میں تم کو ایک کوڑی نہ دوں گا۔ جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو۔ حضرت خبابؓ نے کہا اگر تو مر بھی جائے اور پھر زندہ ہو تب بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کروں گا۔ عاص نے کہا میں مرنے کے بعد پھر زندہ کیا جاؤں گا؟ خبابؓ نے فرمایا۔ ہاں عاص نے کہا جب خدا مجھ کو موت دے گا اور پھر دوبارہ زندہ کرے گا۔ اور اسی طرح مال اور اولاد میرے ساتھ ہوگا۔ تو اس وقت تمہارا قرض ادا کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائی۔

اَفَرَأَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا الخ (سورۂ مریم)

ترجمہ: بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا کہ جو ہماری آیتوں کا انکار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ آخرت

باقی صفحہ ۲۲ پر

صدیقۂ کائنات اُم المومنین

حضرت سیّدہ عائشہ سلام اللہ علیہا

جن کی پاک دامنی کی شہادت خود خدا نے دی

تحریر: محمد آصف لاہور

حضرت عائشہؓ کو کائنات کی تمام عورتوں پر وہ فضیلت اور برتری حاصل ہے جو کسی عورت کو بھی نصیب نہ ہوئی۔ اس سے بڑھ کر فضیلت کیا ہوگی کہ خالق کائنات نے آپ کی عفت و پاک دامنی پر قرآن نازل فرمایا اور رہتی دنیا تک کے لئے آپ صدیقۂ کائنات ہو گئیں یعنی حضرت عائشہ کی پاک دامنی جزو قرآن بن گئی۔

ایک دفعہ ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ کو کون سب سے زیادہ عزیز ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ عائشہؓ صحابی نے پھر پوچھا حضورﷺ۔ میری مراد مردوں میں سے ہے تو فرمایا عائشہ کا باپ ابوبکرؓ!

حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد آپ کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ آپ کی تمام بیویوں میں سے حضرت عائشہ ہی کنواری تھیں باقی امہات المومنین بیوہ تھیں یا مطلقہ تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب بیویوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت عائشہ سے تھی۔ آپ حضرت عائشہ کی بہت دلجوئی فرمایا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت عائشہ کے بستر پر کئی مرتبہ وحی کا نزول ہوا۔ یہ فضیلت و سعادت بھی باقی بیویوں میں سے صرف اسی محبوب ترین بیوی کو نصیب ہوئی۔ ایک موقع پر اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کے ذریعے حضرت عائشہ کو سلام بھیجا جس سے آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔

ایک دفعہ حضرت عائشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک قافلے کے ساتھ تھیں کہ آپ کا ہار گم گیا اسے تلاش کرنے میں قافلے سے پیچھے رہ گئیں تو ایک صحابی نے جو قافلے کے پیچھے بھولی ہوئی اشیاء وغیرہ اٹھانے پر مامور تھے۔ حضرت عائشہ کو اونٹ پر بٹھایا اور قافلے کے ساتھ شریک کر دیا۔ اس پر رئیس المنافقین عبداللہ ابن ابی نے جو اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی و عداوت کی تاک میں تھا حضرت عائشہ پر بدکاری کا بہتان لگا دیا اور اس کی ذریت منافقین نے اس بہتان کو سنہری موقع سمجھ کر خوب پھیلایا جس سے حضرت عائشہ بہت مضطرب اور پریشان ہوئیں۔ اور اسی پریشانی کے سبب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے والدین کے گھر چلی گئیں

اسی سلسلہ میں حضور صلی اللہ نے ایک دن بعض اصحاب سے رائے طلب کی کہ عائشہ کے گھر جانے سے اس پر جو بہتان لگا ہے اس بارے میں بتائیں کہ عائشہ کیسی ہے۔

ایک صحابی نے کہا کہ یا رسول اللہ۔ ایک مرتبہ آپ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے تو بحالت نماز اپنے ایک موزہ اتار پھینکا تھا اور ہمارے عرض کرنے پر آپ نے فرمایا کہ جبرائیل نے آ کر مجھے بتایا کہ آپ یہ موزہ اتار دیں کیونکہ اس پر کچھ ناپاک چھینٹے وغیرہ پڑ گئے ہیں۔ تو یا رسول اللہ جو خدا آپ کے پاؤں میں ناپاک موزہ گوارا نہیں کر سکتا وہ کیونکر آپ کے پاس ناپاک رفیقۂ حیات برداشت کرے گا۔

ایک اور صحابی نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے حضرت عائشہ سے نکاح اپنی مرضی سے کیا ہے یا خدا تعالیٰ کی مرضی سے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی رضا اور مرضی سے کیا ہے تو صحابی نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ آپ کے عقد میں کسی ناپاک عورت کو برداشت نہیں کر سکتا اس یوں تو اللہ کے انتخاب پر حرف آتا ہے۔

جب حضرت یوسف علیہ السلام پر بدکاری کا بہتان لگا تو اللہ نے ایک شیر خوار بچے سے ان کی پاک دامنی کی گواہی دلوائی حضرت مریمؑ پر بہتان باندھا گیا تو اللہ نے حضرت عیسیٰ کو شیر خوارگی کے عالم میں جھولے کے اندر قوت گویائی عطا کی اور آپ نے حضرت عصمت اور پاک دامنی کی گواہی دی۔

جب حضرت عائشہ پر منافقین نے بہتان لگایا اگر اللہ چاہتے تو شجر و حجر، الشمس و قمر، ریت کے ذرات دریاؤں کی لہریں، پانی کے قطرے گواہی دیتے۔ گویا کائنات کی ہر شے کو حضرت عائشہ کی عصمت و عفت کی گواہی کیلئے قوت گویائی دینے پر قادر تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے کائنات کی کسی مخلوق اور کسی بھی چیز سے گواہی نہیں دلوائی لیکن اس عرش نشین اور اپنے محبوب نبی کی رفیقۂ حیات کی پاکدامنی اور عصمت کے حق میں قرآن مجید کی اٹھارہ آیات نازل فرما کر حضرت عائشہ کو ہمیشہ کے لئے طاہرہ اور صدیقہ کی صفات سے مشرف فرمایا اور منافقین کے منصوبوں کو خاک میں ملایا۔

ایک موقع پر حضرت فاطمہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ میرے ابا حضورﷺ نے فرمایا ہے کہ اے فاطمہ تو جنت میں عورتوں کی سردار ہو گی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا۔ حضورﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر عورت اپنے خاوند کے ساتھ جنت میں داخل ہو گی تو اے فاطمہ تو جنت میں حضرت علی کے ساتھ جائے گی اور تفاخر سے کہا کہ میں شافع محشر، ساقی کوثر سرورِ کائنات کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گی۔

حضرت عائشہ نہایت سمجھدار، خوددار اور حاضر جواب تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو تمام دین سکھایا تھا اور صحابہؓ سے کہا کہ میرے بعد دین کے کسی مسئلہ میں ضرورت ہو تو میری عائشہ سے پوچھنا تو آپ کی وفات کے بعد صحابہ دقیق مسائل حل کرنے کے لئے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ پردے کی اوٹ میں مسائل حل کر دیتیں اور بتا دیتیں۔

بخاری شریف میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں میرے گلے کا ہار ٹوٹ کر گم ہو گیا میں نے حضورﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے اپنے اصحاب کو وہیں قیام کا

حکم دیا ہار کی تلاش شروع ہوئی۔ اتفاقاً قیام ایسی جگہ تھا جہاں دور دور تک پانی کا نام و نشان تک نہ تھا۔ صحابہ کرام کے پاس بھی پانی نہ تھا۔ نماز کے وقت صحابہؓ پریشان ہوئے کہ وضو کس طرح کریں۔ بعض صحابہ نے حضرت ابوبکرؓ سے جاکر کہا کہ تمہاری بیٹی نے تمام صحابہ کو پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے بتاؤ پانی کہاں سے لائیں اور وضو کس طرح کریں۔

حضرت ابوبکرؓ کو بہت غصہ آیا اور میرے خیمہ میں آئے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھٹنے پر سر رکھ کر سو رہے تھے۔ والد نے مجھے بہت ڈانٹا اور غصے کے عالم میں مجھے پہلو سے جھنجھوڑا جس سے مجھے تکلیف ہوئی لیکن میں حضور کی بے آرامی کے خوف سے ہل بھی نہ سکی۔

حضرت ابوبکر اسی ناراضگی میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد حضورؐ بیدار ہوئے تو فوراً قرآن نازل ہوا کہ "جب تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور مٹی سے اپنے ہاتھ اور منہ کا مسح کر لیا کرو"۔

وحی الٰہی کی یہ بشارت سن کر صحابہ نے کہا اے آل ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے ہمارے لئے آسانیاں پیدا کر چکا ہے۔ پھر جب ہم نے چلنے کی تیاری کی اور اپنے اونٹ کو اٹھایا تو اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔

حضرت عائشہ کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری وقت میں انہی کے حجرے میں تھے اور حضرت عائشہ کی گود میں آپ کا سر مبارک تھا۔ آپ نے حضرت عائشہ کو اشارہ فرمایا کہ مجھے مسواک اپنے دانتوں میں چبا کر نرم کر دے تو حضرت عائشہ نے مسواک کو اپنے منہ میں دانتوں سے چبا کر آپ کو مسواک کرائی۔ اس حجرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور وہیں دفن ہوئے۔ یہ قطعہ زمین جس کے ساتھ آپ کا جسم اطہر لگا ہوا ہے ساری کائنات، عرش عظیم، لوح و کرسی اور بیت اللہ سے بھی افضل ہے گویا حضرت عائشہ کا حجرہ اس قابل تھا کہ اسے یہ عظیم شرف حاصل ہوتا۔

پہلی منزل

حبیب الرحمن شاکر
شیر پور - مانسہرہ

ہر انسان مدت معینہ تک زندہ رہنے کے بعد بالآخر مرے گا۔ یہ نظام فطرت ہے اور ہر قوم اس پر متفق ہے۔ ہم روز بروز اپنی موت کے قریب آتے جا رہے ہیں۔ آج کا دن بھی جو گزرا وہ ہماری زندگی سے کم ہو گیا۔ اور ہم ایک دن اور موت کے قریب پہنچ گئے اسی طرح جب ایک ایک دن اپنی زندگی کا پورا ہو جائے گا۔ تو موت آ جائے گی۔ اور ہم قبروں میں پہنچ جائیں گے۔ قبر حیات انسانی کے بعد موت کی پہلی سخت ترین منزل ہے۔ وہ برابر نوع انسانی کا انتظار کر رہی ہے۔ چنانچہ جب مردہ قبر میں دفنایا جاتا ہے۔ تو قبر ان کے کفن کو پھاڑ دیتی ہے خون چوس لیتی ہے گوشت کھا لیتی ہے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔ اور آدمی کے جوڑ جوڑ کو الگ کر دیتی ہے۔

دنیا کا قیام بہت تھوڑا ہے لیکن اس کا دھوکہ بہت ہی زیادہ ہے۔ اس کا زندہ بہت ہی جلد مر جائے گا۔ دنیا کا تمہاری طرف متوجہ ہونا دھوکے میں نہ ڈال دے۔ تم دیکھتے ہو کہ یہ کتنی جلدی منہ پھیر لیتی ہے نا سمجھ ہے وہ جو اس کے دھوکے میں پھنس جائے۔ کہاں گئے وہ لوگ جنہوں نے بڑے بڑے شہر آباد کئے۔ بڑی بڑی نہریں نکالیں۔ اور باغات بنائے۔ اور بہت تھوڑے دن رہ کر سب کچھ چھوڑ کر چلے گئے۔ وہ اپنی صحت اور تندرستی سے دھوکے میں پڑ گئے۔

صحت کے بہتر ہونے سے ان کے اندر نشاط پیدا ہو گیا۔ اور وہ گناہوں میں مبتلا ہو گئے اس سے بڑا بدنصیب کون ہو گا جس کے ہاتھوں سے سب کچھ ہو مگر دل میں کچھ نہیں جو دنیا کو سب کچھ دے جائے۔ اور ساتھ کچھ نہ لے جائے جو انسانوں کے درمیان خوش حال رہا ہو۔ مگر جب خدا کے حضور میں حاضر ہو تو اس کو بھوکے ننگے بھکاریوں کی صف میں کھڑا کر دیا جائے۔

خدا کی قسم وہ لوگ مال کی کثرت کی وجہ سے قابل رشک تھے۔ ہزاروں رکاوٹوں کے باوجود وہ خوب مال کماتے تھے۔ اور جمع کرتے تھے۔ اور اس مال کو جمع کرنے میں ہر قسم کی تکالیف کو خوشی سے برداشت کرتے تھے لیکن اب دیکھو مٹی نے ان کے جسموں کا کیا حال کر دیا ہے۔ کیڑوں نے ان کے جوڑوں اور ہڈیوں کا کیا حال بنایا۔ وہ لوگ اونچی اونچی مسہریوں اور نرم نرم گدوں پر خادموں کے درمیان آرام کرتے تھے۔ عزیز و اقارب رشتہ دار اور پڑوسی ہر وقت دلداری کرتے رہتے تھے۔ لیکن اب کیا ہو رہا ہے۔ آواز دے کر ان سے پوچھو کیا گزر رہی ہے۔ غریب امیر سب ایک میدان میں پڑے ہوئے ہیں۔ مالداروں کو ان کے مال نے کیا دیا؟ غریبوں کو ان کی غریبی نے کیا نقصان پہنچایا۔ ان کی زبان جو بہت چہکتی تھی۔ اس کا حال پوچھو ان کی روشن آنکھیں جو ہر طرف دیکھتی تھیں کیا ہوئیں۔ ان کے خوب صورت چہرے کا حال پوچھو کیا ہوا۔ ان کے نرم کھال والے جسم کہاں چلے گئے۔ کیڑوں نے ان کا کیا حال کیا حشر بنا دیا؟

آہ! کہاں گئے ان کے خدام (نوکر) جو ہر وقت حاضر رہتے تھے۔ کہاں ہیں ان کے وہ خیمے اور کمرے کہاں ہیں ان کی شان و شوکت نے قبر میں جاتے وقت کوئی توشہ بھی نہ دیا۔ ان کی قبر میں کوئی بستر اور تکیہ بھی نہ بچھایا۔ قبر میں سایہ کے لئے کوئی درخت اور پھلواری بھی نہ لگائی۔

آج ان کے بدن سڑ گئے اعضاء ایک دوسرے سے جدا ہو گئے، آنکھیں نکل گئیں اور منہ میں پانی پیپ اور لہو بھرا ہوا ہے۔ سارے بدن میں کیڑے رینگ رہے ہیں ادھر یہ اس حال میں پڑے ہیں اور ان کے وارثان مزے اڑا رہے ہیں بیٹوں نے مکان اور جائیداد پر قبضہ کر لیا، وارثوں نے مال تقسیم کیا۔

ہاں مگر بعض خوش نصیب ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس دھوکے کے گھر یعنی دنیا میں قبر کو یاد رکھا اور اپنے لئے توشہ جمع کیا، اور اپنے پہنچنے سے پہلے اپنا سامان بھیج دیا۔ وہ اپنی قبروں میں مزے اڑا رہے ہیں، تر و تازہ چہروں کے ساتھ راحت و آرام کے ساتھ۔

زندگی کے جس رنگ و ڈھنگ میں دنیا پرستی رچی ہوئی ہو، بسی ہوئی ہو، کیا اس سے اس بات کی توقع کی جا سکتی ہے کہ بستر جان کنی پر ہونٹ سے نکلے ہوئے آخری الفاظ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے رہے ہوں گے۔ یاد رکھو جب ملک الموت آ کر مسلط ہو جائے گا، کوئی چیز اس کو ٹال نہ سکے گی۔ افسوس صد افسوس ہے اے وہ شخص جو آج اپنے مرنے والے باپ بھائی اور بیٹے کو کفن کا انتظام کر رہا ہے کل کو سمجھے یہ سب پیش آنا ہے۔

ع مال و اولاد تیری قبر کو جانے کو نہیں!
تجھ کو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کو نہیں

نعمت عظمیٰ

فیصل سلیم، شہزاد سلیم، عمران سلیم میمن کالونی کراچی

ایک دوست کی معرفت ہفت روزہ ختم نبوت مطالعہ کرنے کی توفیق ہوتی رہتی ہے چونکہ وہ رسالہ بھی جمعرات کو ملتا ہے اسی وجہ سے جمعرات کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ واقعۃً اس رسالے سے نئی نسل میں دینی شعور بیدار ہو رہا ہے اور قادیانیت جیسی اسلام دشمن تنظیم سے واقفیت حاصل ہو رہی ہے

اسلام کی ممتاز اور برگزیدہ خواتین

اسلامی تمدن کا بہترین نمونہ

تحریر: محمد اقبال رشک — بفرزون کراچی

قبل اسلام عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی لیکن اسلام آنے کے بعد عورت کی منزلت قائم ہوئی، وہ بلحاظ تاریخ دیگر اقوام و مذاہب سے بالکل مختلف تھی۔ تمام دنیا اپنی قومی تاریخ پہ ناز کرتی ہے، اور بجا طور پر کرتی ہے۔ لیکن اگر اس سے یہ سوال کیا جائے کہ ان افسانہائے پارینہ میں صنف نازک کی سعی و کوشش کا کس قدر حصہ تھا؟ تو دفعتاً ہر طرف خاموشی چھا جائے گی۔ اور فخر و غرور کا سارا ہنگامہ سرد ہو کر رہ جائے گا۔

قومی تاریخ کو چھوڑ کر اگر دنیا کی مذہبی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو اس کے اوراق بھی صنف نازک کے عظیم الشان کارناموں سے خالی نظر آئیں گے اس کے برعکس اسلام نے جن پردہ نشینوں کو اپنے کنار عاطفت میں جگہ دی، انہوں نے دنیا میں بڑے بڑے عظیم الشان کام انجام دیئے جو تاریخ کے صفحات میں نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔

مذہبی کارنامے ہوں یا سیاسی کارنامے، علمی کارنامے ہوں یا پھر عملی کارنامے، صحابیات رض کے تمام کارنامے تمدن کے تمام عنوانات پر منقسم ہیں۔

مذہبی خدمات کے سلسلہ میں سب سے اہم خدمت جہاد ہے۔ اور صحابیات رض نے جس جوش، جس خلوص، جس عزم اور جس استقلال سے اس خدمت کو ادا کیا ہے اس کی نظیر مشکل سے مل سکے گی۔

غزوہ احد میں جبکہ کافروں نے حملہ کر دیا تھا اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ صرف چند جانثار رہ گئے تھے حضرت ام عمارہ رض آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچیں۔ کفار جب آپ کی طرف بڑھتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں ابن قمیہ جب غراتا ہوا آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچ گیا تو حضرت ام عمارہ رض نے بڑھ کر روکا چنانچہ کندھے پر زخم آیا، انہوں نے تلوار ماری لیکن وہ دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا اس لئے کارگر نہ ہوئی۔ (ابن ہشام صہ ۸۲)

مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی جنگ میں انہوں نے اس پامردی سے مقابلہ کیا کہ ۱۱ زخم کھائے اور ایک ہاتھ کٹ گیا۔ (ابن سعد صہ ۳۰۳)

غزوہ خندق میں حضرت صفیہ رض نے جس بہادری سے ایک یہودی کو قتل کیا اور یہودیوں کے حملے کو روکنے کی جو تدبیر اختیار کی وہ بجائے خود نہایت حیرت انگیز ہے۔ غزوہ حنین میں حضرت ام سلیم رض کا خنجر لے کر نکلنا ایک مشہور بات ہے (صحیح مسلم صہ ۱۰۳)

جنگ یرموک میں جو خلافت فاروقی میں ہوئی تھی حضرت اسماء رض بنت ابوبکر نے حضرت ام ابان رض حضرت ام حکیم رض، خولہ رض، ہندہ رض اور ام المومنین حضرت جویریہ رض نے بڑی دلیری سے جنگ کی تھی۔ اور اسماء بنت یزید نے جو انصار کے قبیلہ سے تھیں خیمہ کی چوب سے ۹ رومیوں کو قتل کیا تھا (اصابہ صہ ۸۲)

صحابیات صرف بری ہی نہیں بلکہ بحری لڑائیوں میں بھی شرکت کرتی تھیں۔ ۲۸ھ میں جزیرہ قبرص پر حملہ ہوا، تو حضرت ام حرام رض اس میں شامل ہوئیں۔

میدان جنگ میں اس کے علاوہ صحابیات اور بھی خدمات انجام دیتی تھیں۔ مثلاً پانی پلانا، زخمیوں کو مرہم پٹی کرنا، مقتولوں اور زخمیوں کو اٹھا کر میدان جنگ سے لے جانا، تیر اٹھا کر دینا، خورد و نوش کا انتظام کرنا، قبر کھودنا، فوج کو ہمت دلانا۔

چنانچہ حضرت عائشہؓ، ام سلیمؓ، ام سلیطؓ نے غزوہ احد میں مشک بھر بھر کر زخمیوں کو پانی پلایا ام سلیمؓ اور انصار کی چند عورتیں زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں اور اس مقصد کے لئے وہ ہمیشہ رسول اللہؐ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا کرتی تھیں ربیع بنت معوذؓ نے شہداء اور مجروحین کو قتل گاہ سے اٹھا کر مدینہ پہنچایا تھا۔ ام زیاد اور دوسری پانچ عورتوں نے چرخہ کات کر غزوہ خیبر میں مسلمانوں کی مدد کی تھی۔ وہ تیر اٹھا اٹھا کر لاتی تھیں اور ستو پلاتی تھیں حضرت ام عطیہؓ نے سات غزوات میں صحابہ کے لئے کھانا پکایا تھا

(صحیح مسلم)

انوات اور اجارات وغیرہ کی جنگوں میں جو خلافت فاروقی میں ہوئیں عورتوں اور بچوں نے گرگئی کی خدمت انجام دی تھی۔ جنگ یرموک میں جب مسلمانوں کا قافلہ ہٹتے ہٹتے حرم کے خیمے گاہ تک آگیا تو ہندؓ اور خولہؓ نے پرجوش اشعار پڑھ کر لوگوں کو غیرت دلائی۔ اور ان میں جوش و ولولہ کی نئی روح پھونک دی۔

یعنی اسلام کی حفاظت میں ان صحابیات نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور متعدد صحابیات میں سے سب سے زیادہ اس خدمت کو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ادا کیا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آج کی ایک مسلمان عورت مذہب اخلاق اور معاشرت کے قدیم اصولوں کو قائم رکھ سکے گی یا نہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں قدیم اسلامی روایات کا تحفظ کر سکے گی یا نہیں۔ غیر قوموں کی تعلیم یافتہ عورتوں نے بھی ہماری خواتین کے لئے کوئی عمدہ نمونہ نہیں قائم کیا۔ لیکن اسلام کی تاریخ ہمارے سامنے مسلمان عورت کا بہترین اور اصلی نمونہ پیش کرتی ہے آج جبکہ زمانہ کروٹ لے رہا ہے۔ یورپین تمدن اور یورپین طرز معاشرت سے ہمارے جدید تعلیم یافتہ لوگ بھی بیزاری ظاہر کر رہے ہیں اگر ہماری خواتین اسلام کی ممتاز اور برگزیدہ خواتین کا نمونہ پیش نظر رکھیں تو وہ اور بھی خالص اخلاق اسلامی معاشرت اور اسلامی تمدن کا نمونہ بن سکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور پیارے رسولؐ کی پیاری پیاری باتیں

ڈاکٹر محمد شاہد صدیقی ——— کراچی

سب چیزوں سے بہتر

لوگو! تمہارے پاس رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے۔ جو دلوں کے امراض کی شفا ہے۔ اور جو اسے قبول کرلیں۔ ان کے لئے رہنمائی اور رحمت ہے۔ اے نبی کہو کہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی۔ اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہیئے۔ یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں (القرآن)

اللہ کو ضرور دیکھنا ہے

کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم اللہ رسولؐ اور آخرت پر ایمان لائے۔ اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔ حالانکہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ اللہ کو ضرور یہ دیکھنا ہے۔ کہ ایمان کے دعویداروں میں سچے کون ہیں۔ اور جھوٹے کون؟

(القرآن)

یہی سچے مومن ہیں

حقیقت میں تو مومن وہ ہے جو خوب سوچ سمجھ کر اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے پھر انہوں نے کوئی شک نہ کیا۔ اور اپنی جانوں اور مالوں سے حق کو بلند اور باطل کو سرنگوں کرنے کے لئے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے مومن ہیں۔ (القرآن)

اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ

(القرآن)

ایک وقت تک مہلت ہے

اگر کہیں اللہ لوگوں کو ان کی زیادتی پر فوراً ہی پکڑ لیا کرتا تو روئے زمین پر کسی متنفس کو نہ چھوڑتا لیکن وہ سب کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیتا ہے پھر جب وہ وقت آجاتا ہے۔ تو اس سے کوئی ایک گھڑی بھر بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ (القرآن)

میرا مال میرا مال میرا مال

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

بندہ کہتا ہے میرا مال۔ میرا مال حالانکہ اس کے مال میں اس کے تین حصے ہیں۔ ایک وہ جو اس نے کھا کے ختم کر دیا دوسرے وہ جو پہن کر پرانا بوسیدہ کر دیا۔ اور تیسرے وہ جو اس نے اللہ کی راہ میں آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا۔ اس کے سوا یہ ہے کہ وہ خود یہاں سے جائے۔ اور یہ باقی سب کچھ چھوڑ جانے والا ہے۔ (صحیح مسلم)

حضور اکرمؐ نے فرمایا!

جس نے کسی خلاف شریعت کام کو ہاتھ سے مٹا دیا۔ وہ بری الذمہ ہو گیا۔ اگر یہ نہ کر سکا اور زبان سے منع کر دیا تو بھی وہ بری الذمہ ہو گیا۔ اور اگر اختیار اور قوت نہ رکھنے کی وجہ سے یہ بھی نہ کر سکا۔ اور اس کام کو دل سے برا مانا۔ تو وہ بھی بری الذمہ ہو گیا۔ اگرچہ یہ بہت ہی کمزور ایمان والے کی علامت ہے (حدیث)

ثقافت کیا ہے؟

محمد اقبال
حیدرآباد

انگریزی لفظ "کلچر" کلٹیویشن سے مشتق ہے جس کے لفظی معنی زمین کاشتکاری یا ہیں وجہ یہ لفظ بالعموم کاشتکاری آرائش و زیبائش تعمیر و ترقی مہذب شائستہ اور بااخلاق بنانے آداب و اطوار اور عادات کی اصلاح و عیوب نقائص دور کرنے کے لئے بولا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ مہذب شائستہ بااخلاق اور نفاست پسند شخص کو کلچرڈ کہتے ہیں۔

بایں ہمہ مختلف مغربی مفکرین اور بعض نقادوں اور دانشوروں نے اس لفظ کی جو تعریف کی ہے وہ بھی اپنی جگہ ایک دوسرے سے مختلف بلکہ متضاد ہے تاہم ان سب کو یکجا کیا جائے تو یہ ایک لفظ معاشی تنظیم، قانون، علوم و فنون، کھیل کود، زیب و زینت، رسم و رواج، اخلاق، اقدار، عادات و اطوار، عقائد، روایات، زبان، مذہب، روحانی علمی اور فکری رجحانات میں محیط نظر آتا ہے کلچر کسی قوم کی طرز معاشرت یا رہن سہن کے طریقوں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اردو میں کلچر کے لئے عربی لفظ "ثقافت" بولا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی ثقافت کے دو بنیادی رکن ہیں۔ اللہ اور رسول۔ ان ہی پر اسلامی ثقافت کی عمارت استادہ ہے اور رہے گی۔

ہر وہ ثقافت جو مخلوق کو خالق سے منحرف کرے غیر اسلامی ہے۔ ہر وہ ثقافت جو فحاشی بے حیائی عریانی نفس پرستی بداخلاقی بے راہروی، زنا، ناچ گانے کو فروغ دے۔ بغض، نفاق، افتراق، خود غرضی، دشمنی، حرص و ہوس، غرور، تکبر کی حامل ہو شیطانی ثقافت ہے۔ جو ردو تعطل، فرار، بے عملی، یاس، قنوطیت، رہبانیت، گوشہ گیری، مردم آزاری کے جذبات کو ابھارے ثقافت غیر انسانی اور غیر فطری ہے۔ کھیل کود، تماشوں، ڈھول ڈھمکوں، رنگ رلیوں، ناچ گانوں، دعوتوں ضیافتوں میں نمود و نمائش لہو و لعب اور اسراف بے جا سے متعلق ثقافت کا فروغ ہے۔

اسلام صرف ایک مذہب ہی نہیں ایک دین بھی ہے دین ایک مکمل ضابطہ حیات اور مہد سے لحد تک کے لئے دستور العمل ہے۔ اسلام کا تعلق اگر ایک طرف اعتقادات عبادات عذاب و ثواب جزا سزا حشر و قیامت اور دوزخ و جنت وغیرہ سے ہے تو دوسری جانب احکامات الٰہی اور سنت نبوی پوری انسانی زندگی کے لئے مشعل راہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحیح معنوں میں انسان کامل ہیں۔ ان کی زندگی انسانوں کے لئے اسوہ حسنہ (بہترین نمونہ) ہے۔ اور یہی ساری دنیا کے مسلمانوں کی ثقافت کی بنیاد، یکجہتی و فکر و عمل کا مؤثر ترین ذریعہ اور مظہر و مرکز ہے۔ مختصر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے ہنسنے بولنے سونے جاگنے کھانے پینے ملنے جلنے نہانے دھونے پہننے اوڑھنے روزی کمانے خرچ کرنے موت زندگی پیدائش شادی تعلیم و تربیت لین دین جائیداد ملکیت عدل و انصاف خرید و فروخت کاروبار تجارت زراعت ملازمت سفر امن جنگ خوشی غمی میلے تہوار حقوق العباد حقوق اللہ غرضیکہ ہر قدم پر رہنمائی کرتی ہے۔

یہ ثقافت افلاطون یا ارسطو کا فلسفہ نہیں، کوئی کاغذی منصوبہ نہیں بلکہ جیتی جاگتی زندگی پر مشتمل ہے ہماری ثقافت میں نماز کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ مسجد کو مرکزیت کا درجہ دیا جاتا ہے۔ مسجد سے دن میں پانچ بار فضاؤں میں اذان ابھرتی ہے۔ اور ہمیں وحدت فکر و نظر اور وحدت عمل کی دعوت دیتی ہے۔ پنجگانہ نماز با جماعت اور میل جول اس جذبے کو سونے نہیں دیتا۔ عائلی زندگی میں شادی بنیادی رکن ہے اس کے طریقوں اس کے رسم و رواج نکاح حق مہر دعوت طعام ولیمہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے بچے کی پیدائش کا مرحلہ انسانی زندگی میں ایک موڑ کا درجہ رکھتا ہے۔ بچے کے کان میں اذان دینا اور عقیقہ بنیادی درجہ رکھتے ہیں لہو و لعب نمود و نمائش اور اسراف بے جا کی ہماری ثقافت میں کوئی جگہ نہیں۔ موت کے موقع پر جو رسومات ادا کی جاتی ہیں وہ بھی ہماری ثقافت کا ایک حصہ ہے۔ مثلاً غسل، کفن، قبر، نماز جنازہ، ایصال ثواب (خیرات، قرآن خوانی)

میل ملاقات کے طریقوں میں بھی اسلامی ثقافت جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔ ملتے وقت السلام علیکم کا فردوسی تحفہ پیش کیا جاتا ہے جس کے جواب میں وعلیکم السلام سے نوازا جاتا ہے۔ مصافحہ اور معانقہ کا رواج بھی عام ہے رخصت ہوتے وقت اس تحفہ کے لئے سپرد خدا، فی امان اللہ، خدا حافظ کہا جاتا ہے۔ بسم اللہ، شکر الحمد للہ، سبحان اللہ، ماشاء اللہ، معاذ اللہ، واللہ، لاحول ولا قوۃ الا باللہ، انا للہ وانا الیہ راجعون، استغفر اللہ، فی سبیل اللہ کے الفاظ ہماری ثقافت کو صراط مستقیم سے بھٹکنے نہیں دیتے افراد معاشرہ کو وحدت ملت کا احساس دلاتے رہتے ہیں۔

الغرض ہم جس قدر بھی تفصیل میں جائیں اسلامی احکامات کی جامعیت اہمیت اور ہمہ گیریت واضح تر ہوتی چلی جائے گی۔ یہ حقیقت ہے کہ اسلامی تعلیمات اسلامی آداب و قوانین اور اسلامی حدود و شرائط ہر ملک اور ہر قوم کے اتحاد و اتفاق اور وحدت فکر و عمل کے ساتھ ساتھ متحدہ ثقافت کا بھی مؤثر اور قابل عمل ذریعہ بن سکتے ہیں اسلامی ثقافت کی عالمگیریت اور وحدت تاثیر کا یہ عالم ہے کہ ایک ملک کا مسلمان دوسرے ملک کے مسلمان سے بھی بہت زیادہ بیگانگت اور اجنبیت محسوس نہیں کرتا۔ جب صرف السلام علیکم کہا جاتا ہے۔ تو غیریت کے حجابات اٹھ جاتے ہیں اور گھل مل جاتے ہیں۔

ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ہمارے ملک کے دانشور اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں کیوں مارتے۔ بتاتے ہیں صراط مستقیم کو کیوں نہیں اپناتے اور اسلام کی روشن تعلیمات اور نبی کریمؐ کی سنت کو ثقافت کی اساس بنا کر اس پر اپنا خیال کیوں نہیں کرتے ملک کے دانشور ثقافت کا تعلق موہنجو داڑو، ٹیکسلا، ہڑپہ اور گندھارا سے تو جوڑتے ہیں۔ اور ہزاروں سال پرانی تہذیبوں سے تعلق پیدا کرنے میں تو فخر محسوس کرتے ہیں، لیکن جب ان کے سامنے

عرف بندہ موسالہ جدید تہذیب و ثقافت کا ذکر کیا جائے تو ان کے سر ملامت سے جھک جاتے ہیں اور یہ لوگ جھٹ رجعت پسندی کا طعنہ جڑ دیتے ہیں۔

ملک کے ادیبوں نے ملک کے مصنفوں نے فلمی فنکاروں کا اٹھنا بیٹھنا ثقافت سمجھ لیا ہے۔ کنجروں کنجریوں کا اٹھنا بیٹھنا اور ان کی فحش حرکات کو ثقافت سمجھ لیا ہے۔ ثقافت کے نام پر نیم عریاں رقص اور گانا بجانا، لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط سیر، ہوٹل میں مخلوط قیام، یہ اسلامی ثقافت نہیں حرام ہاتو کو حرام چیزوں کو حرام، حلال کو اپنے علاقے کی ثقافت قرار دینے والے عذاب الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں دین فطرت کو یہ بات قطعاً پسند نہیں کہ یہ اشرف المخلوقات انسان شیطانی راہ پر چل پڑے۔ ایک شتر بے مہار کی طرح ہر کھیت میں منہ مارتا پھرے۔ نیک و بد جائز و ناجائز اور حلال و حرام کی تمیز سے بے نیاز ہو جائے۔

بے حیائی فحاشی اور عریانی نیز ہر وہ چیز جو حسن نیت و جذبات کے منافی ہو اور گناہ کی تحریک کرے ترغیب دے ممنوع و حرام ہے۔ زنا حرام ہے جتنا کہ مرد و زن کا ایسا قرب یا اختلاط جو جنسی اختلاط کا محرک ہو سب ان کے ممنوع ہے۔ شراب جوا بت پرستی اور ہر قسم کی مشرکانہ افعال قبیح ہونے کے سبب ممنوع اور حرام ہیں۔ جھوٹ فریب نفاق وعدہ خلافی ناانصافی وغیرہ ثقافتی زندگی کے مہلک امراض ہیں۔ ان سے بچنا لازمی ہے۔

ہماری ثقافت قرآن و سنت سے مطابقت رکھتی ہے۔ حکومت کو اخبار والوں کو ادیبوں کو دانشوروں کو چاہئے کہ وہ شیطانی ثقافت کو فروغ نہ دیں اور خدا کے عذاب سے بچیں۔

ایک دھکا اور دو

محمد اشرف انصاری نزد ایئر پورٹ فیصل آباد

اس گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور دیں۔ تاکہ قادیانی ناسور ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ خدا ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

دشمنِ رسول کیلئے سبق آموز واقعہ

قاری یار محمد فاروقی کراچی

جب حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ کا سفر کر رہے تھے تو کچھ لوگوں نے سراقہ بن مالک بن جعشم کو اطلاع دی کہ سمندر کے کنارے کچھ آدمیوں کا سایہ نظر پڑا ہے ہمارے خیال میں یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی تھے۔ سراقہ وہاں سے اٹھ کر تھوڑی دیر بعد گھر پہنچا۔ باندی سے کہا گھوڑا ٹھیک رکھنا کر دو اس کے بعد نیزہ وغیرہ لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب میں سمندر کے کنارے والے راستہ پر روانہ ہو گیا حتیٰ کہ گھوڑا دوڑاتے ہوئے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نظر پڑی عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پکڑے گئے۔ آپ نے بڑے اطمینان و سکون کے ساتھ فرمایا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر اندیشہ اطمینان و سکون سے حضرت ابوبکر کو تسلی دیتے ہوئے اللہ کے حضور دعا فرمائی یا اللہ! ہمیں سراقہ کے شر سے بچا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی حد تک محفوظ رکھا یا وہ بھی سراقہ کی زبانی پڑھ لیجئے۔ سراقہ بن مالک کا بیان ہے میں اپنے خام خیال میں یہ سمجھتا کہ میں کامیاب ہو گیا کہ دفعتہً میرے گھوڑے کو ٹھوکر لگ گئی اور وہ گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ اور میرے ہوش و حواس ایسے گم ہوئے کہ اپنی جان کے لالے پڑ گئے اسی پریشانی کے عالم میں میرے دل میں خیال آیا کہ یہ سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا کا اثر ہے۔ کہ میں اور میرا گھوڑا دونوں زندہ درگور ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضور! مجھے معاف کر دیں۔ آئندہ ایسی گستاخی نہ کروں گا۔ رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً معاف فرما دیا۔ تو گھوڑے کو نجات ملی اور میری جان میں جان آگئی۔

سراقہ کے سر پر ۱۰۰ سو گھوڑوں کے انعام کا لالچ سوار تھا اس لئے دوبارہ پھر آپ کے پیچھے دوڑا۔ خدا کی قدرت سے پھر وہی کیفیت ہو گئی۔ اس مرتبہ گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ اب تو سراقہ بڑا ہی شرمندہ ہوا پھر توبہ کی اور معافی کا خواستگار ہوا۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر معاف کر دیا۔ اس مرتبہ سراقہ عقیدتمندانہ طریقہ پر آپ کے سامنے کھانے پینے کا توشہ لے کر کھڑا ہوا۔ اور عرض کیا اس میں سے کچھ قبول فرما لیں لیکن آپ نے انکار کیا اور فرمایا وعدہ کر کہ ہمارے متعلق کسی سے کچھ نہ کہے گا۔ اس نے وعدہ کیا کہ حضور کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہوگی اپنے اوپر گزری ہوئی حالت سے سراقہ سمجھ گیا کہ ایک دن آپ کو عروج حاصل ہو کر رہے گا۔ اور

باقی صفحہ ۲۹ پر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

کیا میں مسافر ہوں!

اسعد وقار کراچی

س:۔ میں مستقل طور پر کراچی میں رہتا ہوں. مگر میری سروس کوہاٹی میں ہے. میں ہر ہفتہ گھر جاتا ہوں یعنی ہفتہ کے ۶ دن تقریباً کوٹری میں گزارتا ہوں کیا میں صلوٰۃ القصر ادا کروں. یا پوری نماز؟ جبکہ گزشتہ دو تین ماہ سے میں صلوٰۃ القصر ادا کر رہا ہوں. کیا ان نمازوں کو بھی لوٹانا پڑے گا.

جواب:۔ اگر آپ کو ایک دفعہ بھی ملازمت کے دوران کوٹری میں پندرہ دن ٹھہرنے کا موقع نہیں ملا تو آپ وہاں مسافر ہیں اگر ایک بار وہاں پندرہ دن کا قیام کرلیں تو جب تک آپ کی ملازمت رہے گی. آپ وہاں جاتے ہی مقیم ہو جایا کریں گے.

انعامی بانڈ خریدنا

س:۔ کیا انعامی بانڈز خریدنا جائز ہیں؟ اور ان کے نکلے ہوئے انعام کے بارے میں کیا حکم ہے. اگر وہ نا جائز ہے تو کیوں؟

جواب:۔ کئی بار لکھ چکا ہوں کہ یہ جائز نہیں. کیونکہ سود بھی ہے اور جوا بھی.

ویڈیو اور موسیقی

محمد حنیف ایبٹ آباد

س:۔ کیا موسیقی روح کی غذا ہے؟

جواب:۔ نہیں. بلکہ فسق و فجور کی غذا ہے.

س:۔ ایسا آدمی جو ایسی ویڈیو فلمیں کرائے پر دیتا ہے جس میں بدکار مرد اور بدکار عورتیں ننگی حالت میں زنا کرتے دکھائے جاتے ہیں ایسے آدمی کی شریعت میں کیا سزا ہے؟

جواب:۔ ایسا شخص فحاشی پھیلانے کے جرم میں شدید تعزیر کا مستحق ہے.

س:۔ اگر کوئی آدمی کسی ایسے آدمی کو جو وی سی آر کا کاروبار کرتا ہے اس کو دکان کرائے پر دیتا ہے. تو اس کے عوض اس کو جو کرایہ ملتا ہے کیا یہ کرایہ اس کے لئے حلال ہے یا حرام؟

جواب:۔ اگر کرایہ حرام کی رقم سے ادا کیا جاتا ہے تو اس کا لینا حلال نہیں.

بقیہ: حج کا ڈھونگ

فارغ البال نہ تھے. ہر وقت دین کی خدمت میں لگے رہتے تھے. دین کی خدمت حج کے منافی نہیں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ حضرت مولانا احمد علیؒ صاحب لاہوری مولانا قاضی محمد سلیمانؒ صاحب، مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ، مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانویؒ، مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ، مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ، ان سب حضرات نے مرزا صاحب سے زیادہ کتابیں بھی تحریر کیں. اور حج بیت اللہ شریف بھی کیا. لہٰذا مرزا صاحب کا حج نہ کرنا ان کے کذاب اور دجال ہونے کا صریح دلیل ہے.

ختم نبوت زندہ باد
طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطب صدیقی
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
حکیم ظہور احمد صدیقی ○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹
اوقات مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر ○ موسم گرما ۷ تا ۱۲ — ۵ تا ۸ موسم سرما ۹ تا ۲ — ۵ تا ۷
غرباء. طلباء اور طالبات کے لیے خصوصی رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں. ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ والپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کرکے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے. ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے. نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں.
صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو.

تعارف وتبصرہ

ا۔ن۔ج

تبصرہ کیلئے کتاب کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے (ادارہ)

معالم العرفان

فی

دروس القرآن

افادات :۔

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہ مہتمم

مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

مرتب :۔ الحاج لعل دین ایم اے علوم اسلامیہ

قیمت :۔ ایک سو روپیہ۔

ملنے کا پتہ :۔ مکتبہ دروس القرآن محمد فاروق گنج گوجرانوالہ۔

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب مدظلہ کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید احمد مدنی قدس سرہٗ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ جہاں ملک کے مشہور علمی مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے مہتمم ہیں وہاں جامع مسجد نور کے خطیب بھی ہیں جہاں آپ خطابت کے علاوہ باقاعدہ درس قرآن پاک دیتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب آپ کے انہی دروس قرآن پاک پر مشتمل ہے۔ جس میں سورۂ آل عمران کے دروس کو کتابی صورت میں مرتب کرکے شائع کیا گیا ہے کتاب کے شروع میں عنوانات کی مکمل فہرست موجود ہے جس سے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت مدظلہ نے سورۂ آل عمران کے درس کے دوران کن کن موضوعات پر اظہار خیال فرمایا ہے۔ تاہم مختصراً یہ بتا دینا ضروری ہے کہ اس کتاب میں توحید و رسالت، صداقت اسلام، ایمانیات، اسلام کے اخلاقی اصول، سود کی حرمت، سود کے نقصانات، یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمنی، غیر مسلم ممالک سے تعلقات کے اصول۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم صدیقہ کا مقام ان کے بارے میں اہل اسلام اور عیسائیوں کے عقائد میں فرق۔ عیسائیوں کے مشرکانہ عقائد کا رد نہایت اچھوتے اور عام فہم انداز میں کیا گیا ہے۔ اس مجموعۂ دروس کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس سے طلبہ و علماء ہی فائدہ نہیں اٹھا سکتے بلکہ عامۃ المسلمین اور کم پڑھے لکھے افراد بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دروس القرآن کے مرتب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے حضرت صوفی صاحب مدظلہ کے دروس کو ترتیب دیا اور پھر انہیں انتہائی خوبصورت انداز میں نہایت عمدہ کاغذ پر شائع کرکے منظر عام پر لے آئے جن حضرات کے پاس حضرت صوفی صاحب مدظلہ کے پہلے دروس کا مجموعہ ہے انہیں چاہیے کہ وہ اس کتاب کو جلد حاصل کریں۔ اور جن حضرات نے ان دروس کو ابھی حاصل نہیں کیا وہ بھی نہ صرف زیر تبصرہ جلد کو بلکہ سابقہ دروس کو بھی حاصل کرکے ان کو عام کریں۔

قادیانیوں کے خلاف

وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ

اردو۔ عربی۔ انگلش

مترجم :۔ محمد بشیر ایم اے

قیمت مجلد :۔ ۴۵/۰۰ روپے

کارڈ کور - ۳۵/۰۰ روپے

ملنے کا پتہ :۔ دارالعلم ماڈرن وے بلڈنگ آب پارہ اسلام آباد۔

قادیانیوں کو ۱۹۷۴ء کے آئین میں ۱۹۷۴ء کی ترمیم کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا لیکن قادیانیوں نے اسے تسلیم نہیں کیا خود کو مسلمان بھی کہتے رہے۔ اور اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر کا استعمال بھی کرتے رہے۔ بلکہ قادیانیوں نے اپنے روزنامہ اخبار الفضل میں جو پہلے شائع ہوتا تھا اب بند ہے خود کو اصل مسلمان اور اصل مسلمانوں کو آئینی مسلمان لکھنے کی اشتعال انگیز حرکت بھی کی اشتعال انگیزیوں کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہا بعد میں صدر ضیاء الحق کے ایک آرڈیننس کے ذریعے قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر کے استعمال سے بھی روک دیا گیا۔ جس پر قادیانی خاصے سیخ پا ہوئے۔ مرحوم صدر ضیاء الحق نے شرعی عدالتیں قائم کیں تو قادیانیوں کو یہ امید نظر آئی کہ شاید یہ عدالت ہمیں کفر و ضلالت اور زندیقیت وارتداد کی ضلالت سے نکال دے گی اس امید پر انہوں نے وفاقی شرعی عدالت میں مقدمہ دائر کردیا چار ججز مسٹر جسٹس ملک غلام علی، جسٹس مولانا عبدالقدوس ہاشمی، مسٹر جسٹس فخر عالم چیف جسٹس چوہدری محمد صدیق نے اس مقدمہ کی سماعت کی اور فریقین کے دلائل کی سماعت کے بعد ۱۹۸۴ء/۸/۱۲ کو مقدمہ کا فیصلہ سنایا اس فیصلہ میں جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کو دھوکہ باز اور بے ایمان لکھا اور دلائل و براہین سے ثابت کیا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں انہیں اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں اصل فیصلہ انگلش میں ہے جسے وفاقی شرعی عدالت اسلام آباد کی اجازت سے مولانا علامہ محمد بشیر ایم اے مدیر دارالعلوم اسلام آباد نے نہایت سلیس اردو اور عربی میں ترجمہ کرکے انتہائی خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے انگلش متن کو بھی الگ کتابی صورت میں شائع کردیا گیا ہے گویا انہوں نے اردو دان اور عربی دان حضرات کی جو انگلش زبان نہیں جانتے ایک مشکل حل کردی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کتابوں کو عام کیا جائے خصوصاً انگلش اور عربی کتاب کو بیرون ملک پھیلانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ وہ لوگ جو قادیانیت کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں وہ اس عدالتی فیصلہ کو

باقی صفحہ ۲۹ پر

بناسپتی "مسیح موعود" کے حج کا ڈھونگ

مولانا تاج محمد جامعہ قاسم العلوم فقیروالی

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث صحیح مسلم شریف میں یوں درج ہے۔ کہ حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ البتہ ضرور ابن مریم روحا کی گھاٹی میں پکاریں گے حج کی یا عمرہ کی یا قرآن کریں گے اور دونوں کی لبیک پکاریں گے۔ ایک ہی ساتھ (فج الروحا مدینہ طیبہ اور بدر کے درمیان ایک مقام ہے۔ جو مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسے صرف فج اور صرف الروحا بھی کہتے ہیں)

۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری حدیث مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ اور حج الکرامہ صفحہ ۴۲۱ پر درج ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت حنظلہ (تابعی) سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ (صحابی) سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ صلیب کو مٹا دیں گے۔ اور ان کے واسطے نماز اکٹھی کی جائے گی۔ اور دیں گے مال یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا۔ اور جزیہ (خراج) کو بند کر دیں گے۔ اور روحا میں تشریف لائیں گے۔ پس اس جگہ سے حج کریں گے۔ یا عمرہ دونوں کو اکٹھا کریں گے حضرت حنظلہ راوی نے کہا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے آیت پڑھی وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا پس حنظلہ نے گمان کیا۔ کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ اہل کتاب ایمان لائیں گے حضرت عیسیٰ کے ساتھ ان کے مرنے سے پہلے۔ پس میں نہیں جانتا۔ کہ یہ سارا کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابوہریرہؓ کا ہے۔

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تیسری حدیث درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲ مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۵۹۵ پر درج ہے۔

ترجمہ: حضرت عطاء (تابعی) سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم نے فرمایا۔ البتہ ضرور اتریں گے۔ ایک راہ سے حج یا عمرہ کرتے ہوئے۔ البتہ ضرور میری قبر پر تشریف لائیں گے۔ اور مجھے سلام کریں گے۔ اور میں انہیں جواب دوں گا۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھتیجو! اگر تم ان کو دیکھو تو کہو کہ ابوہریرہؓ تم کو سلام کہتا ہے (عربی محاورے میں چھوٹے کو بطور شفقت کے بھتیجا کہہ دیتے ہیں اگرچہ اس سے کوئی رشتہ داری نہ ہو۔)

۴۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چوتھی حدیث، "انباہ الاذکیا فی حیات الانبیاء" تصنیف امام جلال الدین سیوطی کے صفحہ ۳ پر درج ہے کہ محدث ابویعلیٰ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے آنحضرت صلعم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ کہ ضرور حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔ پھر میری قبر پر کھڑے ہو کر پکاریں گے۔

"اے محمد! تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا۔

مندرجہ بالا احادیث محمدیہ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ:

۱۔ "مسیح" عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔

۲۔ روحا (مکہ اور مدینہ کے درمیان) کی گھاٹی میں لبیک پکاریں گے۔

۳۔ حج کریں گے یا عمرہ یا دونوں۔

۴۔ مدینہ منورہ جائیں گے۔

۵۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے قریب کھڑے ہو کر آپ کا اسم گرامی پکار کر سلام کہیں گے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو سلام کا جواب دیں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں اعلان کیا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم فوت ہو گئے ہیں۔ اور ان کی بجائے نازل ہونے والا مسیح موعود میں ہوں کچھ عرصہ بعد چاروں طرف سے اعتراض ہوا کہ مسیح موعود تو حج کرے گا تم حج پر کیوں نہیں گئے؟۔

اسی دوران رحمۃ للعالمین کے مصنف قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری نے اپنی کتاب تائید الاسلام حصہ دوم مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۲۳ پر پیشگوئی کی کہ مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ہونے پر میں نہایت جزم کے ساتھ باآواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا صاحب کے نصیب میں نہیں میری اس پیش گوئی کو سب یاد رکھیں۔"

مولانا محمد سلیمان صاحب کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ مرزا غلام احمد کے نصیب میں حج نہ ہوا مرزا صاحب نے طرح طرح کے حیلے بہانے ڈھونڈنے شروع کئے۔ اپنی کتاب "ایام الصلح" اردو کے صفحہ ۱۲۸ پر لکھا۔ "ماسوا اس کے میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ اس سوال کا جواب دیں کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا۔ تو کیا اول اس کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا بظاہر ہوتے ہی پہلے حج کو چلا جائے.... لیکن پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتنہ دجالیہ ہے جب تک ہم اس کام سے فراغت نہ کرلیں۔ حج کی طرف رخ کرنا خلاف پیشگوئی ہوگا ہے۔ ہمارا حج تو اس وقت ہوگا۔ جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ

کرے گا۔"

چونکہ مرزا صاحب نے عمر بھر حج نہ کیا اس لئے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب "بناسپتی مسیح موعود" تھے۔ قادیانی امت مرزا صاحب کے حج نہ ہونے پر بعض بودے قسم کے حیلے بہانے کر کے جان چھڑانے کی کوشش کیا کرتی ہے۔

۱۔ عذر اوّل :۔ مرزا صاحب کو ذیابیطس کی مرض تھی۔ اس لئے حج کو نہ جا سکے۔

۲۔ عذر دوم :۔ مرزا صاحب غریب آدمی تھے۔ حج پر جانے کے لئے کرایہ تک نہ تھا۔

۳۔ عذر سوم :۔ مرزا صاحب دین کے معاملہ میں فارغ البال نہ تھے۔ دین کی خدمت کے لئے دن رات ایک کیا ہوا تھا۔

عذر اول کا جواب یہ ہے کہ ذیابیطس کا مرض کوئی ایسی مرض نہیں جو حج میں رکاوٹ بن سکے۔ آغا شورش کاشمیری کو ذیابیطس کی مرض تھی۔ اسی حالت میں آپ کو حج بیت اللہ شریف نصیب ہوا۔ مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کو ذیابیطس کی مرض تھی۔ اسی حالت میں حج پر تشریف لے گئے۔ مرزا صاحب کا حج کرنا نہایت ہی ضروری تھا کیونکہ آپ کا دعویٰ "مسیح موعود" ہونے کا تھا۔

عذر دوم یہ کہ مرزا صاحب غریب آدمی تھے حج پر جانے کے لئے کرایہ نہ تھا۔ یہ عذر بالکل غلط تھا۔ مرزا جی کی غربت کا حال سن لیجئے۔ مرزا نے اپنی دلہن کو نکاح کو شادی پر جو زیورات پہنائے اس کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) کڑے خورد طلائی قیمتی ۵۰، روپے (۲) بند طلائی قیمتی ۵۰۰ روپے (۳) کنٹھ طلائی قیمتی ۲۲۵، روپے (۴) کنگن طلائی قیمتی ۲۲۰، روپے (۵) ڈنڈیاں طلائی قیمتی ۳۰۰، روپے (۶) بالے گھنگرو والے طلائی قیمتی ۳۰۰، روپے (۷) حسان خورد طلائی قیمتی ۱۰۰، روپے (۸) پہنچیاں طلائی قیمتی ۱۵۰، روپے (۹) مونگے طلائی قیمتی ۲۵۰، روپے (۱۰) چاند طلائی قیمتی ۱۵۰، روپے (۱۱) بالیاں طلائی قیمتی ۱۵۰، روپے (۱۲) نتھ طلائی قیمتی ۸۰، روپے۔ (۱۳) ٹیپ جڑاؤ طلائی قیمتی ۶۰، روپے (بحوالہ قادیانی مذہب ص۵۹ و فسانہ قادیان مصنفہ محمد ابراہیم کمیرپوری ص۱۵۳)

مرزا غلام احمد کو دعویٰ کے بعد ہزاروں لاکھوں روپے کی آمدنی ہوئی تھی۔ جو مرزا صاحب خود لکھتے ہیں۔

"اور مالی فتوحات اب تک دو لاکھ روپے سے بھی زیادہ ہے۔" (نزول المسیح ص۳۴)

"ہزار ہا کوس سے لوگ آتے ہیں اور ہزار ہا روپے سے مدد کرتے ہیں۔" (اربعین نمبر۴)

"اگرچہ منی آرڈروں کے ذریعے ہزار ہا روپے آ چکے ہیں مگر اس سے زیادہ ہیں جو مخلص لوگوں نے آ کر دیئے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۱۴)

عذر سوم یہ کہ مرزا صاحب دین کے معاملہ میں

باقی ص۲۰ پر

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ : چشتیہ دواخانہ ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی ، نقشبندی ، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھوالشافی ——— افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کر لیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب

موسم گرما، ۱۰ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز جمعہ تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت ، ۱/۵۶ سرکلر روڈ نزد نئی چوک راولپنڈی ، فون ۵۵۱۶۷۵

انگریز کا دلال یا خودکاشتہ پودا

محمد اشرف
بہاولپور

(انیسویں صدی میں انگریز سامراج کے تسلط و غلبہ سے آزادی کے لئے مسلمانوں کے تصورِ جہاد نے ہی انہیں ان سامراجی طاقتوں کے خلاف صف آراء کر دیا تھا۔ چنانچہ برطانوی ہند میں انگریز کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ یہی تھا۔ ۱۸۶۹ء میں برطانیہ سے برطانوی مدبروں، اعلیٰ سیاستدانوں، ممبران پارلیمنٹ اور مسیحی رہنماؤں پر مشتمل ایک وفد ہندوستان میں وارد ہوا، تاکہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے محرکات کا جائزہ لیا جاسکے اور اس میں مسلمانوں کے کردار کو سمجھا جاسکے اور ان محرکات کی روشنی میں کوئی ایسی تحریک اٹھائی جاسکے جو بالخصوص برصغیر کے مسلمانوں کی وحدت کو منتشر کرسکے اور تصورِ جہاد کو ختم کر کے ہندوستان میں برطانوی سامراج کو ہمیشہ کے لئے مستحکم کرسکے۔ ایک سال کی تحقیق و تفتیش کے بعد وفد کے اراکین کا ۱۸۷۰ء میں لندن میں اجلاس ہوا۔ برطانوی کمیشن اور مسیحی مشنریوں کی جانب سے ہندوستان میں مذہبی تخریب کاری اور اس میں من پسند سیاسی نتائج حاصل کرنے کے لئے دو الگ الگ رپورٹیں پیش کی گئیں انہیں یکجا کر کے

The ARRIVAL of BRITISH EMPIRE IN INDIA) (دی ارائیول آف برٹش ایمپائر ان انڈیا) کے نام سے شائع کر دیا گیا۔ اس رپورٹ کے ایک اقتباس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔ یہ اقتباس ایک چونکا دینے والا انکشاف ہے:۔

"ملک (ہندوستان) کی آبادی کی اکثریت اندھا دھند اپنے پیروں، روحانی رہنماؤں کی پیروی کرتی ہے اگر اس مرحلہ پر ہم ایک ایسا آدمی تلاش کرنے میں کامیاب ہوجائیں جو اپنے ظلی نبی (انبیاء کے حواری) ہونے کا اعلان کرنے کو تیار ہو تو لوگوں کا ایک بڑی تعداد اس کے گرد جمع ہوجائے گی لیکن اس مقصد کے لئے مسلمان عوام سے کسی شخص کو آمادہ کرنا بہت مشکل ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہوجائے تو ایسے شخص کی نبوت کو سرکاری سرپرستی میں پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ ہم نے پہلے بھی غداروں کی خدمات حاصل کر کے مقامی (ہندوستانی) حکومتوں کو محکوم بنایا۔ لیکن وہ مختلف مرحلہ تھا، اس وقت فوجی نقطۂ نظر سے غداروں کی ضرورت تھی اب جبکہ ملک کے کونے کونے پر ہمارا اقتدار مستحکم ہے اور ہر طرف امن وامان اور نظم و ضبط ہے۔ ہمیں ایسے اقدامات کرنے چاہئیں کہ جن سے ملک میں داخلی بے چینی پیدا ہوسکے۔"

قارئین کرام! اس ضرورت کی تکمیل کے لئے انگریز کی نظر انتخاب مرزا غلام احمد قادیانی پر پڑی جو قادیان کے ایک دہقان مرزا غلام مرتضیٰ کا بیٹا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں اس خاندان نے مسلمانوں سے غداری کا ثبوت دیتے ہوئے برطانوی سامراج کی ہر طرح سے خدمت کی، غلام مرتضیٰ اور اس کے بڑے بیٹے غلام قادر نے انگریزی فوج میں شامل ہو کر مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے۔ ترموں اور دابچھوں کے گھاٹ پر مجاہدین آزادی کو تہ تیغ کرنے میں انہوں نے نمایاں حصہ لیا۔ اس مسلم کشی کے اعتراف کے طور پر برطانوی سامراج نے اس خاندان کو نوازا۔ سر لیپل گرفن کی "ایف پنجاب چیفس" میں اس خاندان کی برطانوی سامراج کے لئے خدمات کا ذکر موجود ہے۔ یہ دستاویز اسی لئے مرتب کی گئی تھی کہ جن خاندانوں نے ۱۸۵۷ء کے معرکۂ آزادی میں برطانوی سامراج کا ساتھ دیا تھا انہیں مستقبل میں نوازا جائے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی متعدد تصانیف کتاب البریہ، تحفہ قیصریہ، کشف الغطاء وغیرہ میں اپنے خاندان کی اس شرمناک غداری اور ملت کشی کا تذکرہ فخریہ انداز میں کیا ہے۔

ظلی نبوت کی ضرورت برطانوی سامراج نے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے عموماً اور جہاد کی تنسیخ کے لئے خصوصاً محسوس کی۔ بنگال سول سروس کے ایک افسر ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر نے وائسرائے ہند لارڈ میو کے کہنے پر ایک رپورٹ لکھی تھی، جو ہنٹر رپورٹ کے نام سے ۱۸۷۱ء میں منظر عام پر آئی۔ ہنٹر لکھتا ہے: "جہاد ہی کا وہ نظریہ ہے جو ان (مسلمانوں) کے شدید جوش، تعصب، تشدد اور قربانی کی خواہش کی بنیاد ہے۔ اس قسم کا عقیدہ انہیں ہمیشہ حکومت کے خلاف متحد کرسکتا ہے۔" (بحوالہ ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر، دی انڈین مسلمانز۔ کامریڈ پبلشرز کلکتہ ۱۹۴۵ء)

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انگریز کو نبوت کی بجائے ظلی نبوت کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ جواب بڑا واضح ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ امت مسلمہ میں ایک اجتماعی عقیدہ ہے کسی نئے نبی کی آمد کا مسلمانوں میں تصور تک نہیں۔ اسی لئے اس زہر کو میٹھا اور خوشگوار کرنے کے لئے ظلی نبوت کی اصطلاح استعمال کی گئی حالانکہ سرے سے یہ اسلامی اصطلاح ہی نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو اس مرحلہ تک پہنچنے کے لئے بہت سے مراحل طے کرنے پڑے لیکن مہدیت کا دعوےٰ کیا تو کبھی مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا۔ ان دعوؤں تک اگرچہ نہایت ہوشیاری اور عیاری سے پہنچے لیکن اس قسم کے دعوؤں پر مسلمان جونہی اٹھتے تو مرزا صاحب فوراً پیچھے ہٹ جاتے۔ اس کے بعد موقع کی مناسبت سے پھر کوئی نیا دعویٰ کر دیتے مسلمانوں کے جوش و جذبہ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے عیسائی مشنریوں سے مناظروں اور اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے پُرفریب نعروں کی آڑ میں قادیانیت ایک برطانوی سامراج دوست تحریک، برطانوی سرپرستی میں مذہبی بہروپ میں نشوونما پاتی رہی۔ ہنٹر نے اپنی رپورٹ میں مسلمانوں کے تصورِ جہاد پر جس پریشانی کا اظہار کیا تھا۔ انگریز سامراج کی اس پریشانی کا ازالہ کرنے کی ذمہ داری مرزا غلام احمد قادیانی نے اٹھالی چنانچہ

مرزا قادیانی کی پہلی تصنیف "براہین احمدیہ" کے تیسرے اور چوتھے حصے کے شروع میں انگریزوں کی کھل کر مدح و توصیف کی گئی ہے اپنے خاندان کی انگریزوں کے لئے خدمات کا تذکرہ بھی کیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ جہاد کی پُرزور مخالفت بھی فرمائی ہے۔ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ بقول خود اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے لکھی لیکن نہایت چالاکی و ہوشیاری سے اپنے کاروبار کو چمکانے کے ساتھ ساتھ ایک طرف برطانوی سامراج کی تعریف بھی کر ڈالی، اور دوسری طرف مسلمانوں کو انگریز کے خلاف جہاد نہ کرنے کا سیاسی مشورہ بھی دے ڈالا۔ ان کے اس طرزِ عمل میں بعد میں شدت پیدا ہوتی چلی گئی۔ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:۔

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب مصر، شام، کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیرخواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں میں سے معدوم ہو جائیں"۔

(تریاق القلوب ص۱۵)

مرزا صاحب نے ایک درخواست لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء کو پیش کی جو "تبلیغ رسالت" جلد ہفتم ص۱۰ پر موجود ہے، لکھتے ہیں کہ:۔

"دوسرا امر قابل یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر کو پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیرخواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں جو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں"۔

نیز اسی درخواست میں لکھتے ہیں کہ:۔ ... "التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ایک مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کی خیر خواہ اور خدمت گزار ہے، اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم و احتیاط اور تحقیق و توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں"۔

اسی درخواست میں آگے لکھتے ہیں کہ:۔

"اور میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریر کا بہت ہی اثر ہوا اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہو گئی"۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ:۔ "میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے۔ ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہو جائیں گے۔ کیونکہ مسیح اور مہدی مان لینا مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے"۔

مذکورہ بالا چند اقتباسات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ جس تصور جہاد سے برطانوی سامراج لرزاں تھا اور جسے مسلمانوں کے ذہن سے کھرچ ڈالنے کے لئے ظلی نبوت کی ضرورت اس نے محسوس کی تھی تو یہ ضرورت اور جہاد کی منسوخی کا فریضہ بدرجہ اتم بقول خود برطانوی سرکار کے خود کاشتہ "مرزا غلام احمد قادیانی" نے مذہبی بہروپ میں پورا کر دکھایا۔ مرزا صاحب کی اس قسم کی تحریروں کا استیعاب مقصود نہیں نہ ہی یہ مختصر مضمون اس کا متحمل ہے لیکن جو کچھ لکھا گیا ہے اتنا ہی قادیانیت کے مزاج اور مقاصد کو سمجھنے کے لئے بہت کافی ہے۔

شاید کسی کے دل میں یہ خیال گزرے کہ مرزا صاحب پادریوں اور عیسائی مشنریوں سے پھر مناظرے کیوں کرتے تھے؟ اس کا جواب خود مرزا قادیانی سے سنئے وہ لکھتا ہے کہ:۔

"میں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جب کہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہو گئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئی اور بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے۔ نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں اور ان مؤلفین نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کئے... تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں میں جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا ہو تب میں نے ان کے جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کو دبانے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے تاکہ سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بدامنی پیدا نہ ہو۔ (ضمیمہ نمبر۳، منسلکہ کتاب تریاق القلوب بعنوان حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست)

مرزا صاحب کی انگریزوں سے اس محبت اور وفاداری کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا صاحب کی جماعت نے اندرون ہند اور بیرون ہند برطانوی سامراج کی شاندار خدمات انجام دیں۔ انگریزی حکومت کے لئے تبلیغ کی آڑ میں جاسوسی کا کام بھی کیا مثلاً افغانستان میں عبداللطیف جو قادیانیت کا پُرزور مبلغ تھا۔ اور جہاد کی پُرزور تردید کرتا تھا، انگریز حکومت کا ایجنٹ اور جاسوس ثابت ہوا۔ اسی بنا پر اسے افغان حکومت نے سزائے موت دی۔ اسی طرح ملا عبدالحکیم و ملا نور علی قادیانی افغان عوام کے غیظ و غضب کا نشانہ بنے۔ قادیانیوں کا اخبار الفضل مورخہ ۳ مارچ ۱۹۲۵ء لکھتا ہے کہ:۔

افغان گورنمنٹ کے وزیر داخلہ نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے: کابل کے دو اشخاص ملا عبدالحکیم اور نور علی دکاندار قادیانی عقائد کے گرویدہ ہو چکے تھے۔ اور لوگوں کو اس عقیدہ کی تلقین کر کے انہیں اصلاح کی راہ سے بھٹکا رہے تھے۔ جمہور نے ان کی اس حرکت سے مشتعل ہو کر ان کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرم ثابت ہو کر عوام کے ہاتھوں پنج شنبہ ۱۱ رجب کو عدم آباد پہنچائے گئے۔ ان کے خلاف مدت سے ایک اور دعوے دائر ہو چکا تھا اور مملکت افغانیہ کے مصالح کے خلاف غیر ملکی لوگوں کے سازشی خطوط ان کے قبضے سے پائے گئے۔ جن سے یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ وہ افغانستان کے دشمنوں کے ہاتھوں بک چکے تھے۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے معمولات مبارکہ پر سب سے پہلی جامع اور مستند کتاب
عمل الیوم واللیلۃ
امام احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی ۳۰۳ھ
نبوی لیل و نہار
اردو ترجمہ: مولانا محمد اشرف فاضل مدرسہ المدارس العربیہ پاکستان
جسمیں پوری انسانیت کیلئے شب و روز میں پیش آنیوالی تمام حرکات و سکنات، ہر قسم کے
مصائب آلام، حوادثات، حاجات، ضروریات، آنحضرت منقول دعوات کیلئے
تمام انبیاء آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بحری کردہ اوراد و وظائف
اور آپکے پسندیدہ اشغال و اعمال کا مستند ذخیرہ پاکستان میں پہلی بار سلیس اردو ترجمہ
کے ساتھ منظر عام پر آگیا ہے۔ معیاری کتابت، کاغذ، طباعت عمدہ۔
ناشر: مکتبہ حسینیہ، قذافی روڈ گرجاکھ، گوجرانوالہ۔
قیمت: ۱۳۰ روپے

بزمِ ختم نبوت

نئی بیداری

عبدالتواب زمانے ناز جبوڑی مانسہرہ

اس رسالے کی وجہ سے مسلمانوں میں ایک نئی بیداری پیدا ہوئی ہے اور مسلمان قادیانیوں کی شرپسندی سے واقف ہوتے ہیں۔ رسالے نے مسلمانوں کی بہترین رہنمائی کی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو حضور کی ختم نبوت کے لئے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اب بھی اگر کسی قادیانی یا ان کے نام نہاد خلیفہ میں ہمت و غیرت ہے۔ تو مباہلے کے لئے میدان میں آئے انشاء اللہ ختم نبوت کا ہر رضا کار ہر دم ہر ملک ہر جگہ مباہلے کے لئے تیار ہے۔ دیکھئے ہال لندن میں ختم نبوت کانفرنس میں جو قرار دادیں پاس ہوئی ہیں۔ ہم ان کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے آپ جب بھی آواز دیں گے۔ ہم انشاء اللہ کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔

غدار پاکستان عبدالسلام

شاہد فیصل آباد

آپ نے ڈاکٹر عبدالسلام غدار پاکستان کے بارے میں اصل حقائق سے پردہ اٹھا دیا۔ میں نے اس بارہ میں اپنے دوستوں سے بھی بحث کی ہے اور اب اس کی فوٹو سٹیٹ کاپی بھی ان کو دوں گا۔ واقعی یہ بڑی تحقیق کا کام تھا۔

تیر بہدف

حافظ حفیظ اللہ عباسیانوالہ

میں اپنے ایک دوست سے رسالہ ختم نبوت لے کر پڑھتا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مزید ترقی دے۔ آمین۔ رسالہ ختم نبوت اس پرفتن دور میں جہاد عظیم ہے خصوصاً یہ رسالہ قادیانیت کے لئے تیر بہدف کا اثر رکھتا ہے۔

مرزا طاہر کی راہ فرار

حافظ محمد عمر طاہر عزیز بہاول نگر

لندن میں ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر آپ سب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہوا۔ کہ مرزا طاہر کو ویمبلے ہال لندن میں مباہلے کا سامنا کرنے کی ہمت نہ ہوئی باطل ہمیشہ میدان سے فرار ہوا ہے

قادیانیوں کو نہیں چھوڑیں گے

حاجی عبدالعزیز جنگلی وائم راولپنڈی

اللہ تعالیٰ اس جریدے کو سوئے منزل کی طرف کامیاب و کامران رکھے۔ میں ختم نبوت جتنے بھی موصول کر رہا ہوں۔ ان کو اکٹھا کر کے کتاب کی صورت دے رہا ہوں۔ جہاں تک جھوٹے مکار اور بے غیرت قادیانیوں کا تعلق ہے۔ ہم انشاء اللہ ان کو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔

آخر اس نے قادیانی کو کمرے سے نکال دیا

جنگ لاہور کے جاوید جمال ڈسکوی کا ایمان افروز مکتوب

ختم نبوت پر مباہلے کا جواب پڑھا۔ اللہ آپ کو اجر دے اور تادیر سلامت رکھے۔ یہ نہایت معقول مناسب اور مدلل جواب ہے اور شاید سنجیدگی سے پہلا جواب ہے۔ مرزا طاہر کی میں نے حالیہ تقریر سنی ہے اس میں اس نے بلاوجہ آپ کو گھسیٹا ہے آپ کی اس قسم کی کوششوں سے وہ خائف ہے۔

ایک واقعہ آپ کو لکھ رہا ہوں

کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے آخری سال میں میرا ایک دوست ڈاکٹر غلام مرتضیٰ عدیم پڑھتا ہے۔ کچھ دن پہلے اس نے خواب دیکھا کہ ایک سفید باریش بزرگ اسے حقارت سے دیکھ رہا ہے۔ اور چیخ کر کہتا ہے۔

"تم گستاخ رسول ہو"

اس کی آنکھ کھل جاتی ہے وہ بہت پریشان ہوتا ہے اور اس معمول سے نماز میں باقاعدگی لاتا ہے۔ دو تین روز بعد پھر خواب میں وہ بزرگ آئے اور پھر وہی کہا۔

"تم گستاخ رسول ہو"

میرا دوست کہتا ہے کہ اب تو میں بے حد پریشان ہوا اس خواب کے بعد میرے پسینے چھوٹ گئے یاد رہے کہ میرا دوست ایک ماڈرن شخص ہے جس کا مذہب سے اتنا زیادہ لگاؤ نہیں ہے

ڈاکٹر مرتضیٰ کا کہنا ہے کہ میں نے دو دن کرب اور تکلیف سے گزارا میں نے سوچا کہ میں کبھی نماز وغیرہ نہیں پڑھتا شاید اس لئے مجھے کوئی وارننگ دی جا رہی ہے اس کا کہنا ہے کہ میں نے مسجد جانا شروع کر دیا اور تمام دوسری سرگرمیاں یکسر ختم کر دیں لیکن خواب تیسری دفعہ بھی اسی قسم کا آیا وہ کہتا ہے کہ اب تو میں بے حد پریشان ہوا میں نے اپنے گزرے ہوئے دن یاد کئے کہ مجھ سے کون سا ایسا فعل ہوا ہے۔ جس پر مجھے یہ ڈانٹ پڑ رہی ہے۔

سوچتے سوچتے میرا ذہن اپنے اس دوست کی طرف گیا جو چند دن کا کہہ کر گزشتہ آٹھ ماہ سے میرے کمرے میں رہ رہا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ بحیثیت دوست بہت اچھا انسان تھا۔ لیکن مذہباً قادیانی تھا کہتا ہے کہ احتیاطاً میں نے وارڈن کے ہاتھ ایک لیٹر اسے جاری کروا دیا کہ آپ غیر قانونی رہ رہے ہیں اس روز سے وہ شخص کمرہ خالی کر گیا۔

اسی رات کو خواب میں پھر وہی بزرگ آئے اور شفقت سے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"بیٹا تم نے بہت اچھا کیا"

ڈاکٹر مرتضیٰ کا کہنا ہے کہ اگلے روز میں نے پورا کمرہ اچھی طرح دھلوایا۔

یہ ہے خواب ایک ایسے شخص کا جو مولویوں سے سخت متنفر ہے اور مذہب سے دور یقیناً مبلغین کے لئے اچھی خبر ہے۔

آپ کا مخلص جاوید

مرزا قادیانی جہنم میں جل رہا ہے

حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات میں مقدمہ بہاولپور کے مشہور قادیانی کیس سے متعلق یہ واقعہ ہے کہ دوران مقدمہ کمرہ عدالت میں بھرے مجمع میں حضرت شاہ صاحبؒ نے جوش میں یہ بھی فرمایا کہ میں مرزا کو اس وقت جہنم کی آگ میں جلتا ہوا دیکھ رہا ہوں' ججوں کے سامنے کہا کہ آپ کو بھی دکھا سکتا ہوں۔ بعد میں عدالت سے باہر کسی نے کہا کہ اگر وہ جج صاحبان میں سے کوئی یہ کہہ دیتا کہ یہ منظر ہمیں دکھا دیجئے تو پھر کیا ہوتا فرمایا کہ کیا ہوتا۔ یہ ایک کرامت ہوتی اور یہ سب منظر اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے۔

حضرت مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "تدوین حدیث" میں یہ قصہ نقل کیا کہ ایک شخص اسی قسم کا لباس پہن کر مدینہ شریف کے کسی صاحب کے گھر پہنچا جیسا لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیب تن فرمایا کرتے تھے اور گھر والوں سے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہے کہ جس گھر میں چاہو تم جھانک سکتے ہو، تب لوگوں نے کہا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہد ہم سے لیا ہے اسے ہم جانتے ہیں، کبھی آپ بے حرمتی کی باتوں کا حکم نہیں دیتے، پھر ان ہی لوگوں نے اس کے لئے ایک گھر خالی کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بھیجا اور جو بات اس شخص نے کہی تھی اس کے متعلق دریافت کیا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شخص کی غلط بیانی کا جب علم ہوا تو آپ نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو حکم دیا کہ اس شخص کے پاس جاؤ اور اگر اس کو زندہ پاؤ تو قتل کر دینا اور آگ میں جلا دینا۔

نیز حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں بھی اس روایت کو الفاظ کے معمولی رد و بدل کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اصابہ والی روایت میں ہے کہ اس شخص نے لوگوں سے آکر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح فلاں عورت سے کر دیا ہے اسی طرح بجائے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے اصابہ والی روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ و مقدادؓ کو رسول اللہؐ نے اس شخص کو

باقی صفحہ ۲۹ پر

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب : سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

رسول اللہ مسکرا دیئے

محمد یوسف قمر آباد رحیم یار خان

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گاؤں کے رہنے والے ایک صحابی بیٹھے تھے۔ اور آپ یہ بات فرمارہے تھے، کہ جنتیوں میں سے ایک شخص اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت طلب کرے گا۔ خداوند کریم فرمائیں گے، کیا تو ان (بھرپور) نعمتوں میں نہیں ہے جو حسب خواہش تجھے ملی ہوئی ہیں، وہ عرض کرے گا۔ کہ ہاں! (ہے تو سب کچھ) مگر میرا دل چاہتا ہے (چنانچہ اس کو اجازت دے دی جائے گی) وہ زمین میں بیج ڈالے گا۔ تو پلک جھپکنے سے قبل ہی سبزہ اگ جائے گا اور بڑھ جائے گا اور کھیت تیار ہو کر کٹ جائے گا، اور پہاڑوں کے برابر انبار لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اے آدم کے بیٹے یہ لے لے! تیری حرص کا پیٹ کوئی چیز نہیں بھرتی، حضورؐ کا یہ ارشاد سن کر گاؤں والے صحابی نے عرض کیا، کہ وہ شخص قریشی یا انصاری ہوگا۔ اس لئے کہ یہی لوگ زراعت پیشہ ہیں ہمارا پیشہ تو زراعت نہیں ہے۔ (بھلا) ہم کیوں ایسی درخواست کرنے لگے۔ یہ بات سن کر رسول اللہؐ کو ہنسی آگئی۔

عورت کے بارے میں کچھ باتیں کچھ اقوال

شبنم ناز زیب ...... مانسہرہ

(۱) حضورؐ کا فرمان ہے، جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہے اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھے اور اپنی آبرو کو بچاتی رہے (یعنی پاک دامن رہے) اور اپنے شوہر کی تابع داری اور فرمانبرداری کرتی رہے سو اس کو اختیار رہے جس راستے سے چاہے، جنت میں داخل ہو جائے۔

(۲) حضورؐ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے آدمی ایسے ہیں جن کی نہ نماز قبول ہے۔ اور نہ کوئی نیکی منظور ہے ایک وہ لونڈی جو اپنے مالک سے بھاگ جائے۔ دوسری وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناخوش ہو، تیسرا وہ جو نشہ میں مسرور ہو۔

(۳) عورت سب کچھ سہہ سکتی ہے، مگر اپنے میکے کا گلہ نہیں برداشت کر سکتی۔

(۴) بچوں کے سامنے اپنی عورت (بیوی) کو کوئی ایسی بات نہ کہو کہ ان کی نظر میں ماں کی عزت کم ہو جائے۔

(۵) جسم کو صاف اور خوب صورت رکھو تمہیں خوبصورت دیکھ کر تمہاری عورت خوش ہوگی۔

(۶) جو بات عورت اور طرح سے نہیں منوا سکتی وہ رو کر منواتی ہے۔

(۷) اپنا چال چلن نہایت اعلیٰ اور بے داغ رکھو کسی غیر عورت کی طرف مت دیکھیں عورت محبت میں کسی غیر کا دخل برداشت نہیں کر سکتی۔

ایک انمول حدیث قدسی

محمد نعیم ارشد خانیوال

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میں نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں میں رکھ دیا ہے۔ لوگ انہیں دوسری چیزوں میں تلاش کرتے ہیں۔

(۱) میں نے اپنی رضا کو مخالف نفس میں رکھ دیا ہے لوگ اسے موافقت نفس میں تلاش کرتے ہیں۔
—— بھلا وہ کیسے پائیں گے

(۲) میں نے راحت و آرام کو جنت میں رکھ دیا ہے لوگ اسے دنیا میں تلاش کرتے ہیں۔
—— بھلا وہ کیسے پائیں گے۔

(۳) میں نے علم و حکمت کو بھوک میں رکھ دیا ہے لوگ اسے سیری میں تلاش کرتے ہیں
—— بھلا وہ کیسے پائیں گے

(۴) میں نے اطمینان و سکون کو قناعت میں رکھ دیا ہے۔ لوگ اسے دولت میں تلاش کرتے ہیں۔
—— بھلا وہ کیسے پائیں گے

(۵) میں نے عزت کو اپنی اطاعت میں رکھ دیا ہے لوگ اسے بڑے بڑے مرتبوں اور جھوٹے جاہ و جلال میں تلاش کرتے ہیں —— بھلا وہ کیسے پائیں گے

ضرورت سے زیادہ مکان بنانے کی سزا

محمد حنیف اعوان مانسہرہ

حضرت ابن مسعودؓ سے طبرانی کی ایک منقطع روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ضرورت سے زیادہ مکان بنائے گا، تو قیامت میں ان مکانات کو اس شخص پر لادنے کا حکم دیا جائے گا۔"

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان!

عبدالبدیع اعوان دوڑ

- حضرت بلالؓ بن رباح کو امیہ بن خلف سے آزاد کرا کر عتیق کا لقب پایا!
- مالی قربانیوں کے صلے میں اللہ تعالےٰ سے ابوالفضل کا لقب پایا۔
- معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے صلہ میں صدیق اکبرؓ کا لقب پایا!
- اپنے اخلاق اور دیانت داری کے صلہ میں امین الناس کا خطاب پایا!

○ شب ہجرت میں بار نبوت اپنے کندھوں پر اٹھا کر یار غار کا شرف پایا!

○ قرآن پاک سے آپ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے صاحب النبی کا لقب پایا۔

فضیلت علم

عابد قریشی ہرطیالہ مانسہرہ

ہر مسلمان کے لئے کم از کم اتنا علم حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے جس کی روشنی میں وہ جہالت کی روش سے اپنے آپ کو بچا کر اپنی زندگی کو صحیح خطوط پر گامزن کر سکے اس لئے دین کا علم تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ جس کو یہ چیز ملی اس کو دین و دنیا کی سعادت ملی۔ وہ اس سے پوری زندگی سنوارے گا۔ اور دوسرے بندگان خدا کی زندگیوں کو بھی سنوارے گا۔

نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

علم حاصل کرنا ہر مرد و ہر عورت پر فرض ہے۔ (بخاری ومسلم)

علم کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی تیرے لئے مفید ہوگا۔ لیکن جہالت کے ساتھ زیادہ عمل بھی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ (حاکم)

امام ابوحنیفہؒ کی فراست

محمد فیاض عباسی

٭ ایک ایسا شخص جو امام صاحب کے حاسدین میں سے تھا۔ ایک دن کسی حمام میں گیا حضرت امام پہلے سے وہاں موجود تھے۔ امام صاحب کو دیکھتے ہی بولا اے نعمان! تمہارا استاد فوت ہو گیا۔ مجھے راحت ملی۔ ان دنوں حضرت حماد قریب الموت تھے۔ حضرت امام صاحب جھٹ بولے ہمارے استاد فوت ہی ہو جائیں گے لیکن تم خوش قسمت ہو کر، تمہارے استاد کو قیامت تک موت نہیں آئے گی۔ آپ نے اس کو جتلایا کہ تمہارا استاد شیطان ہے جس نے مہلت مانگی اور اللہ نے اُسے قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت دی تھی۔

٭ علماء کی ایک جماعت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مسئلہ قرأت خلف الامام کے بارے میں بحث کرنے آئی آپ نے فرمایا تمام کے ساتھ گفتگو نہیں کر سکوں گا۔ لہٰذا اپنا لائق سا آدمی بحث کے لئے میرے سامنے کرو۔ انہوں نے ایک آدمی کو تیار کیا۔ آپ نے اُن سے پوچھا کہ یہ تم میں سے زیادہ علم والا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپؒ نے فرمایا اس کے ساتھ بحث سب کے ساتھ بحث متصور ہوگی سب نے مان لیا۔ فرمایا اس پر الزام تم سب پر الزام ہوگا۔ کہا ٹھیک ہے۔ آپ نے فرمایا میں اس پر غالب آگیا تو تم سب پر غالب آجاؤں گا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ آپ نے فرمایا مسئلہ واضح ہے جیسے تم نے اس کی کلام کو اپنی کلام سمجھا اس طرح ہم بھی اپنے امام کو مختار بناتے ہیں اور اس کی قرأت کو اپنی قرأت سمجھتے ہیں۔ وہ ہمارا نائب ہوتا ہے۔۔۔ سب خاموش ہو گئے۔ اور ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا

٭ حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہم امام ابوحنیفہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک عورت آئی اور کہا میرا بھائی فوت ہو گیا اور اس کا ترکہ چھ سو دینار ہے۔ مجھے صرف ایک دینار دیا گیا ہے آپ نے فرمایا وراثت کس نے تقسیم کی۔ عرض کی داؤد طائی نے۔ آپ نے فرمایا یہی کچھ ملنا تھا۔ تم یہ بتاؤ تمہارے بھائی کے ورثاء میں دو بیٹیاں، ایک بیوی ماں، بارہ بھائی اور خود تو ایک بہن ہے۔ عرض کی ایسے ہی ہے۔ فرمایا دو لڑکیاں دو ثلث چار سو دینار لے گئیں

باقی صفحہ ۲۹ پر

قطعہ تاریخ وفات

شیخ الحدیث مولانا محمد مالک کاندھلویؒ

اہل دانش جا رہے ہیں دم بہ دم
ہو کرم ہم پر خدائے ذوالکرم
ایک عالم اور دنیا سے اٹھا
آگیا ہے سر پہ اک کوہ الم
مسند ارشاد خالی ہو گئی
کچھ نہ پوچھو رحلت عالم کا غم
تھے جو کل تک رونق بزم حدیث
ان کا مسکن آج ہے باغ ارم
ذائقہ چکھنا ہے سب کو موت کا
یاد رکھنا اس کو غازی ہر قدم

موت پر ان کی یہ ہاتف نے کہا!
آہ! مالک منبع فیض و کرم!!

۱۴۰۹ھ

مسلم غازی

اخبار ختم نبوت

امریکہ کی ڈائری

- شکاگو میں مولانا محمد تقی عثمانی کی آمد اور ان کی گفتگو
- شکاگو میں محمد علی کلے اور جابر بن محمد سے خصوصی ملاقات
- واشنگٹن میں پاکستانی سفیر سے ملاقات
- ڈیٹرائٹ جامع مسجد کے امام شیخ موسیٰ سے تبادلہ خیال
- ملاقاتیں • لٹریچر کی تقسیم، اجتماعات سے خطاب

یوں تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پیغام الحمدللہ دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکا ہے لیکن ابھی تک چند ممالک ایسے باقی تھے جہاں ختم نبوت کے رضا کاروں کا پہنچنا بہت ضروری تھا ان میں ایک ریاست ہائے متحدہ امریکہ بھی ہے گزشتہ سال ہی فیصلہ کیا جا چکا تھا کہ ۱۹۸۸ء میں امریکہ کا دورہ کیا جائے چنانچہ ۲۱ اگست ۱۹۸۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی چوتھی سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن سے فارغ ہو کر امریکہ کا عزم کر لیا۔ امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم نے ایک وفد ختم نبوت تشکیل فرمایا جو ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا اور راقم الحروف پر مشتمل تھا طے شدہ پروگرام کے بعد وفد ختم نبوت نے اپنا سفر شروع کیا۔

۲۰ ستمبر ۱۹۸۸ء لندن سے روانگی اور نیو یارک آمد

لندن سے شام ۵ بجے فلائیٹ سے روانہ ہو کر بخیر و عافیت ہم شام کے ۸ بجے نیو یارک پہنچے۔ ائیر پورٹ پر دوست احباب نے خیر مقدم کیا پروگرام کے مطابق نیو یارک میں قیام طویل نہیں تھا۔ اس لئے ۲۱، ۲۲ ستمبر کو مختلف شخصیتوں سے ملاقات کا پروگرام بنایا گیا چنانچہ ان دو دنوں میں نیو یارک میں قائم ICNA (اسلامک سرکل آف نارتھ امریکہ) کے دفتر جانا ہوا وہاں تنظیم کے جنرل سیکرٹری جناب ظہیر صاحب سے ملاقات ہوئی وفد نے اپنی آمد کا مقصد بتایا کہ ہم یہاں قادیانیوں کی طرف سے جاری پروپیگنڈے کے جواب میں اور قادیانیت اور اسلام کے درمیان تمیز کرانے آئے ہیں۔ ظہیر صاحب نے ہمیں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں تفصیل سے بتایا کہ رات کو سرکل کی طرف سے ایک پر تکلف دعوت بھی دی گئی اور وہاں بھی تبادلہ خیال ہوتا رہا۔

۲۳ ستمبر کو جمعہ کے دن محترم باوا صاحب نے مکی مسجد بروک لین (نیو یارک) میں خطاب کیا اور نماز جمعہ کی امامت کرائی جبکہ راقم الحروف نے مسجد الفلاح کرونا کوئینز میں جمعہ کا خطبہ دیا جس میں عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے بارے میں مسلمانوں کو آگاہ کیا رات ہمارا قیام اسی مسجد میں رہا۔ اتفاق سے کراچی کے مشہور سماجی کارکن عبدالستار ایدھی اسی رات ہمارے ساتھ مسجد میں رہے۔

۲۴ ستمبر نیو یارک سے روانگی اور سنسناٹی آمد

نیو یارک لگارڈیا ائیر پورٹ سے صبح ۷ بجے فلائیٹ کے ذریعہ ہم براستہ ڈیٹرائیٹ اوہایو اسٹیٹ کے شہر سنسناٹی پہنچے یہاں عصر کے بعد مقامی اسلامک سنیٹر میں انگریزی زبان میں محترم باوا صاحب کا مفصل بیان ہوا سنیٹر کا ہال بھرا ہوا تھا حاضرین میں پاک و ہند اور عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے علاوہ بہت سے امریکن نو مسلم بھی تھے اور بڑی دلچسپی سے انہوں نے سنا۔ بیان کے بعد سوال و جواب کی محفل رہی مختلف قسم کے سوالات اس موضوع پر ہوئے سنسناٹی میں ایک یونیورسٹی ہے جہاں عرب طلباء کافی تعداد میں پڑھتے ہیں ایک طالب علم نے بتایا کہ جہاں میں رہتا ہوں وہاں ایک مہینہ پہلے ایک قادیانی مجھ سے بڑی ہی خوش اخلاقی سے پیش آتے رہے اور میٹھی میٹھی باتیں کرتے رہے ایک ماہ بعد انہوں نے اپنی ارتدادی تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز کیا اور قرآن و حدیث کے غلط معنیٰ کرتے رہے مرزا قادیانی کی طرف متوجہ کرنے لگے میں نے ان سے تعلق چھوڑ دیا اور سمجھ گیا کہ یہ قادیانی ہیں۔ آپ کی تقریر سے اس امر کی مزید وضاحت ہو گئی۔

رات عشاء کے بعد ایک دعوت پر ہمیں مدعو کیا گیا یہ دعوت مجلس مذاکرہ میں تبدیل ہو گئی۔ مجلس میں شریک تمام مقامی دوستوں جن میں سب کے سب اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے نے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے ان کی مذمت کی ہم نے ان کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کی اسلام دشمنی کے بارے میں تفصیل سے بتلایا۔ رات گئے تک یہ مجلس جاری رہی۔

۲۵ ستمبر ۱۹۸۸ء اسی اسلامک سنیٹر میں فجر کی نماز کے بعد راقم الحروف نے عربی میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان دیا جس کا خلاصہ انگریزی زبان میں ایک سوڈانی طالب علم نے کیا۔

اسی دن سنسناٹی کے قریبی شہر ڈیٹن کے اسلامک سنیٹر میں ہمارا بیان تھا لہذا وفد ختم نبوت نے ظہر کی اسلامک سنیٹر میں ادا کی نماز کے بعد محترم باوا صاحب کا انگریزی میں آدھا گھنٹہ بیان ہوا پھر محفل سوال و جواب پون گھنٹہ تک جاری رہی۔

۲۵ ستمبر ڈیٹن سے روانگی اور اسپرنگ فیلڈ آمد

۵ بجے قریبی شہر اسپرنگ فیلڈ پہنچا یہاں مسلمانوں نے ۳۳ ایکڑ رقبہ خرید کر اس میں اسلامک سنیٹر بنایا ہے ۱۹۸۱ء ایک لاہوری قادیانی ڈاکٹر عبداللہ جان (جو کارڈ یالوجسٹ اور پشاور پاکستان کا رہنے والا ہے)

مسلمانوں کی لاعلمی کی وجہ سے اس شہر کی مسلم کمیونٹی کا صدر بننے میں کامیاب ہو گیا تھا چند حساس اعلیٰ تعلیمیافتہ حضرات کو جب اس کے مرزائی ہونے کی خبر لگی تو انہوں نے اس کے خلاف جد وجہد کی اور اسے اس صدارت کے عہدے سے ہٹانے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ مرزائی بڑی ڈھٹائی کے ساتھ اب بھی کہتا ہے کہ میں احمدی مسلمان ہوں اور اس نے ایک سازش کے ذریعے مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈال رکھی ہے۔

اسپرنگ فیلڈ میں ملاقات کرنے کے لیے آنے والے مسلمانوں سے وفد ختم نبوت نے بات چیت کرتے ہوئے قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ قادیانیوں کے دونوں گروہوں کو مسجدوں میں داخل ہونے کی شرعاً اجازت نہیں ہے کیونکہ وہ زندیق ہیں وہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے ہماری مساجد میں داخل ہوتے ہیں۔ (جبکہ خود مرزا قادیانی نے بھی مسلمانوں کے پیچھے ان کو نمازیں پڑھنے سے روکا ہے) انہوں نے کہا کہ ان کا مسلمانوں سے میل جول روابط و تعلقات رکھنا صحیح نہیں اور ان کا ہماری مساجد میں داخل ہونا سراسر شر انگیزی ہے اس ذریعے وہ نوجوانوں اور بے خبر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

یہاں کے مسلمانوں نے وفد ختم نبوت کی آمد اور قادیانیوں کی حقیقت سے آگاہ کرنے پر ان کا بے حد شکریہ ادا کیا وفد کا اسلامک سینٹر میں ہم روز قیام رہا ۲۸ ستمبر کو لبس شہر کی جامع مسجد عمر بن خطاب میں محترم باوا صاحب کا انگریزی میں ایک گھنٹہ بیان ہوا۔ لوگ کافی تعداد میں موجود تھے پون گھنٹہ تک محفل سوال وجواب رہی۔ اسی شہر میں محمد علی لاہوری کا نواسا لقمان الہٰی ملک رہتا ہے۔ اسی دوران قریبی شہر زینیا جانا ہوا اس شہر میں امریکن بلیک نومسلموں نے اپنا مرکز قائم کیا ہوا ہے یہاں انڈیا کے ایک نوجوان عالم مولانا محمد ایوب درس و تدریس اور امامت و خطابت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔

۲۸ ستمبر اسپرنگ فیلڈ سے انڈیانا پولیس آمد

۲۸ ستمبر کو وفد ختم نبوت انڈیانا پولیس شہر گیا جہاں اسنا و اسلامک سوسائٹی آف نارتھ امریکہ کا مرکزی دفتر قائم ہے یہ مرکز ایک سو ایکڑ سے زائد وسیع رقبے پر قائم ہے اس کے ایک حصے میں جدید ترین عمارت جس میں مسجد اور مرکز کے مختلف دفاتر ہیں جو قابل دید ہیں یہاں ڈاکٹر محمود الکسافی دیگر حضرات کے علاوہ اسنا کے مرکزی جنرل سیکرٹری جناب اقبال یونس سے تفصیلی ملاقات ہوئی اور وفد ختم نبوت نے دورے کے مقاصد بیان کئے۔ انہوں نے وفد کی آمد کو سراہا۔ اور کہا کہ آپ حضرات کی آمد پہ خوش ہیں۔ اور ہمیں بھی قادیانیت کے مسئلے کی سنگینی کا احساس ہے دریں اثنا وفد کو مرکز کا معائنہ کرایا گیا بعد ازاں ادارہ (نارتھ امریکہ اسلامک ٹرسٹ) کے مرکزی دفتر پہنچے اور وہاں کے چیئرمین سے ملاقات کی اس ادارے میں پریس قائم ہے یہاں سے اسلامی کتب چھاپ کر تقسیم کی جاتی ہیں۔ نیز اسلامی تعلیمات پر مبنی کیسٹ تیار کیے جاتے ہیں ٹرسٹ کے چیئرمین نے وفد کے اعزاز میں پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا۔

۲۹ ستمبر زینیا سے روانگی اور ڈیٹرائیٹ آمد

۲۹ ستمبر ۱۹۸۸ء کو ۱۱ بجے دن وفد ختم نبوت زینیا شہر کے ایک امریکی نومسلم اور مولانا محمد ایوب کے ساتھ ڈیٹرائٹ روانہ ہوا۔ شام کو چھ بجے ہم ڈیٹرائیٹ پہنچے ڈیٹرائیٹ کے مقامی رفقاء نے وفد کا پر زور استقبال کیا ڈیٹرائیٹ پہنچتے ہی پروگرام کا سلسلہ شروع ہو گیا اسی روز عشاء کے بعد ڈیر بورن ڈیٹرائیٹ کی جامع مسجد میں احقر کا عربی زبان میں خطاب ہوا۔ ڈیر بورن ایسا محلہ ہے جہاں کثیر تعداد میں عرب مسلمان ۱۹۲۹ء سے آباد ہیں۔ اس جامع مسجد کے امام و خطیب شیخ موسیٰ جامعہ ازہر سے فارغ التحصیل اور جید عالم ہیں۔ تبلیغی جماعت کے ساتھ آپ کا گہرا تعلق ہے مقامی گشت میں بنفس نفیس حصہ لیتے ہیں انہوں نے وفد کی آمد پر بڑی ہی خوشی کا اظہار کیا اور اپنی خدمات اس سلسلے میں پیش کر دیں۔

۳۰ ستمبر کو راقم الحروف نے جمعہ سے قبل آدھا گھنٹہ عربی زبان میں ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کی اور جمعہ پڑھایا جمعہ کے اجتماع میں تقریباً ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ مسلمان تھے جمعہ کے فوری بعد مولانا عبدالرحمٰن باوا کا انگریزی میں بیان ہوا۔

اسی شام کو لوریٹا میں مغرب کے بعد دس منٹ محترم باوا صاحب کا انگریزی میں اور احقر کا اردو میں خطاب ہوا جس کا ترجمہ انگریزی میں کیا گیا آخر میں محفل سوال وجواب منعقد ہوئی جو بڑی دلچسپ رہی۔

یکم اکتوبر کو ہفتہ کے دن اس جامع مسجد میں راقم الحروف کا ۲۵ منٹ عربی میں اور محترم باوا صاحب کا انگریزی میں بیان ہوا۔ جس میں مسلمانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ محفل سوال وجواب کے بعد الشیخ موسیٰ نے وفد ختم نبوت کے اعزاز میں ایک پُر تکلف ظہرانہ دیا جس میں کافی تعداد میں عرب عمائدین نے بھی شرکت کی۔

اسی روز مغرب کے بعد دو الگ الگ پروگرام ہوئے مولانا عبدالرحمٰن باوا نے ٹرائے جامع مسجد میں اردو میں خطاب کیا بعد میں محفل سوال وجواب بھی منعقد کی گئی۔ جبکہ راقم الحروف شیخ موسیٰ مصری ازہری کے ساتھ اسلامک سینٹر فرینک لن پہنچا خطاب سے پہلے شیخ موسیٰ نے وفد کا بھرپور تعارف کرایا۔ راقم الحروف کا عربی میں آدھا گھنٹہ بیان ہوا۔ خطاب کے بعد شیخ موسیٰ نے بھرپور تائیدی تقریر فرمائی بعد ازاں عربی میں محفل سوال وجواب رہی اس شہر میں عرب مسلمان کافی تعداد میں ہیں انہوں نے اپنے پورا

اخبار ختم نبوت

کی تعلیم کے لئے مذاقی سکول قائم کر رکھا ہے جس کے ایک حصے میں اسلامک سینٹر اور لائبریری ہے تمام عرب مسلمانوں نے وفد کی آمد کو بہت سراہا۔ ان میں سے بعض حضرات نے مزید پروگرام عربی میں رکھنے کی استدعا کی مگر وقت کی کمی کی وجہ سے معذرت کر دی گئی

۵؍اکتوبر ۱۹۸۸ء کو ظہر کے بعد این آر بر اسلامک سینٹر میں مولانا عبدالرحمٰن باوانے انگریزی میں اور احقر نے عربی میں خطاب کیا محفل سوال و جواب کافی دیر تک جاری رہی چند سعودی حضرات اس مسئلہ کو مزید سمجھنے کے لئے باہر تک ساتھ آئے عصر کے بعد وائن ڈاٹ محلے کی مسجد میں ہم دونوں حضرات کا اردو میں بیان ہوا عشاء کے بعد مسجد نور ڈیٹرائٹ میں محترم باوا صاحب نے بنگلہ زبان میں تقریر کی بعد میں محفل سوال و جواب رہی یہ یاد رہے کہ وفد ختم نبوت نے پروگرام کے بعد مناسب تعداد میں عربی انگلش اور اردو زبان میں لٹریچر مفت تقسیم کیا۔ ہر مسجد اور ہر سینٹر میں تینوں زبانوں میں لٹریچر کا ایک سیٹ رکھا گیا تاکہ اس علاقے سے آنے والا ہر مسلمان اس مسئلہ سے آگاہی حاصل کر سکے بعد ازاں تین دن ریاست ٹیکساس کے شہر ڈیلاس اور اس کے اطراف کا دورہ رہا اور مختلف احباب سے ملاقاتیں کیں۔

۶؍اکتوبر ڈیلاس سے روانگی اور واشنگٹن آمد

ڈلاس ایئر پورٹ سے ہم براستہ ڈیٹرائٹ شام ساڑھے چھ بجے واشنگٹن پہنچے ایئر پورٹ پر احباب نے خیر مقدم کیا یہ شہر یونائیٹڈ اسٹیٹ کا دارالحکومت ہے یہاں تمام دنیا کے ملکوں کے سفارت کار وں اور پانچ بڑی یونیورسٹیاں ہیں سفارت خانوں کے بالکل درمیان میں ۱۹۴۹ء سے ایک بڑا اسلامک سینٹر قائم ہے اس میں ایک ہزار سے زائد مسلمان جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔ یہاں ایک بڑی لائبریری بھی ہے جس سے مسلمان استفادہ کرتے ہیں۔ وفد ختم نبوت نے مغرب کی نماز نور مسجد میں پڑھی مغرب کے بعد راقم الحروف کا بیان اردو میں ہوا۔

۷؍اکتوبر جمعہ کا پروگرام دو جگہ طے پایا گیا محترم باوا صاحب نے مسجد الہدیٰ میں جمعہ سے قبل اردو میں خطاب کیا اور جمعہ پڑھایا جبکہ راقم الحروف نے جمعہ سے قبل ۴۵ منٹ عربی میں خطاب کیا جس کا خلاصہ انگریزی میں اسلامک سینٹر کے ڈائریکٹر اور امام شاکر نے پیش کیا بعد ازاں احقر نے خطبہ و جمعہ نماز پڑھانے کے فرائض سر انجام دیئے۔ اسی روز مغرب کے بعد اسی سینٹر میں طلباء تنظیموں کی کونسل کی محفل سے محترم باوا صاحب نے انگریزی اور احقر نے عربی زبان میں خطاب کیا آخر میں محفل سوال و جواب انگریزی اور عربی زبان میں کافی دیر تک چلتی رہی جو بڑی ہی دلچسپ تھی۔ امام شاکر بھی اس محفل میں شریک تھے۔

۸؍اکتوبر کو ورجینیا ریاست میں نارتھ کی طرف سڑک ۸۱ پر ۲۹۲ میل تک جانا ہوا۔ وہاں ایک شہر کرسچن برگ ہے اس کے قرب و جوار کے مسلمانوں کو ختم نبوت کا پیغام بذریعہ فون پہنچایا گیا۔

۹؍اکتوبر کو میری لینڈ کے شہر بالٹی مور مسجد الرحمت میں مولانا عبدالرحمٰن باوا نے انگریزی زبان میں خطاب کیا آخر میں کافی دیر تک محفل سوال و جواب رہی۔

۱۰؍اکتوبر المعہد العالمی للفکر الاسلامی (انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ IIIT) کے دفاتر کا دورہ کیا گیا۔ وہاں بعد عصر محترم باوا صاحب نے اجتماع سے خطاب کیا۔ اجتماع میں تمام حضرات اہل علم اور ڈاکٹر جمع تھے۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی کے نام نہاد کشوف و الہامات کی مجموعہ کتاب "تذکرہ" سے اس کا احمقانہ کشف انا انزلنا قریبا من القادیان۔ پڑھ کر سنایا گیا تو سارا مجمع قہقہہ مار کر ہنس پڑا آخر میں مختصر محفل سوال و جواب بھی رہی۔ دریں اثناء ڈاکٹر سید سعید کشمیری سے خصوصی ملاقات کی گئی۔ اور انہیں قادیانی جماعت کی سرگرمیوں کے بارے میں بتلایا گیا

۱۱/۱۲؍اکتوبر کو سعودی عرب اور پاکستانی سفارت خانوں کا دورہ کیا گیا۔ سفیر پاکستان جمشید مارکر اور پریس کونسلر جناب سلیم گل شیخ سے ملاقات کر کے انہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جماعت کا تعارف کرایا گیا۔ یو ایس اے میں وفد کی آمد کا مقصد اور دورے کی تفصیلات بتلائی گئیں۔ بعد نماز ظہر سفارت پاکستان واشنگٹن کی چھوٹی بلڈنگ میں باوا صاحب نے عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کیا یہاں سے فراغت کے بعد امام شاکر سے ملاقات کی گئی اسلامک سینٹر میں عصر اور مغرب کے ساتھ خصوصی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ عشاء کے بعد ٹیکسی ڈرائیوروں کا ایک بڑا گروپ وفد ختم نبوت سے ملاقات کے لئے آیا۔ قادیانیوں کے عقائد کے بارے میں وفد نے ان کے سامنے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور قادیانی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔

۱۳؍اکتوبر واشنگٹن سے روانگی اور شکاگو آمد

۱۳؍اکتوبر ۱۹۸۸ء وفد ختم نبوت شکاگو پہنچا ایئر پورٹ پر مولانا عبداللہ سلیم اور دیگر حضرات نے استقبال کیا ۱۴؍اکتوبر بروز جمعہ کو دو پروگرام ہوئے ڈاؤن ٹاؤن اسلامک سینٹر میں جمعہ سے محترم باوا صاحب نے انگریزی میں خطاب کیا اور جمعہ نماز پڑھانے کے فرائض سر انجام دیئے۔ جبکہ راقم الحروف نے ماک نارڈ ایئر میں جمعہ سے قبل آدھا گھنٹہ عربی میں بیان کیا یہاں ہزار سے زائد مسلمان جمعہ پڑھتے ہیں۔ اور یہ بنیادی مسجد ہے نماز جمعہ کے بعد دوستوں سے ملاقاتیں رہیں مسجد کے امام جمال سعید اردنی نے وفد ختم نبوت کے دورے کو سراہتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

۱۵؍اکتوبر ہفتہ کی شام کو مسلم کمیونٹی سینٹر شکاگو (جو یہاں کا سب سے بڑا سینٹر ہے) کی طرف سے سالانہ فنڈ ریزنگ ڈنر تھا جس میں شکاگو اور اس کے مضافات سے کافی تعداد میں لوگ جمع ہوئے تھے۔ اس پروگرام

میں وفد ختم نبوت کے علاوہ مہمان خصوصی سابق عالمی چیمپئن ہیوی ویٹ محمد علی ، برادر جابر بن محمد (ایجاد محمد کے بیٹے) کے علاوہ نیو یارک تقوی مسجد کے امام سراج وہاج بھی تھے ۔ مغرب کی نماز راقم الحروف نے پڑھائی ۔ سنتوں کے بعد وفد ختم نبوت کا بھرپور تعارف کرایا گیا پھر محترم باوا صاحب نے ۲۵ منٹ تک عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور رد قادیانیت پہ انگریزی میں خطاب کیا بعد ازاں ڈنر میں آنے والے شرکاء سے ملاقاتیں کی گئیں ۔ اوراں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا آخر میں جابر بن محمد اور سابق عالمی چیمپئن ہیوی ویٹ سے خصوصی ملاقات کی گئی ۔ اور جابر بن محمد کو لٹریچر کا ایک سیٹ پیش کیا گیا

۱۶ راکتوبر کو وفد ختم نبوت کے پانچ پروگرام ہوئے محترم باوا صاحب نے ظہر سے قبل اسلامک فاؤنڈیشن جیلہ پارک میں انگریزی میں عصر سے قبل بلومنگ ڈیل میں اردو میں اور مغرب کے بعد اسلامک فاؤنڈیشن میں اجتماع سے انگریزی میں خطاب کیا جبکہ احقر نے مسلم کمیونٹی سینٹر شکاگو میں ظہر سے قبل اور اسلامک سوسائٹی آف نادرن سبب میں عصر سے قبل خطاب کیا موخرالذکر خطاب کے بعد محفل سوال وجواب منعقد ہوئی یہ دونوں خطاب اردو میں تھے۔

۱۷ راکتوبر کو عشاء کے بعد مسلم کمیونٹی سینٹر کے ورکرز کی جانب سے وفد ختم نبوت کے اعزاز میں ایک ڈنر پارٹی کا اہتمام کیا گیا وفد کے دونوں ارکان نے عالمی مجلس کا تعارف عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے عقائد و عزائم پر بیان کیا بعد میں پون گھنٹہ تک محفل سوال وجواب رہی ۱۸ راکتوبر کو بعد نماز عشاء اسلامک فاؤنڈیشن جیلہ پارک کے ورکرز کی جانب سے وفد ختم نبوت کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا گیا وفد ختم نبوت کے دونوں ارکان نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کیا ۔ مولانا عبداللہ سلیم اور جناب عبدالحی کے تعاون سے شکاگو کے دورے کا سارا پروگرام مرتب کیا گیا ۔

حسب پروگرام وفد ختم نبوت کی اگلے دن یعنی ۱۹ راکتوبر کو لاس اینجلس کے لئے روانگی تھی اتنے میں ٹورنٹو سے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ کی آمد کی خبر معلوم ہوئی تو وفد نے اپنے سفر کو ایک دن کے لئے مؤخر کیا ۔ ۱۹ راکتوبر کو ساڑھے دس بجے مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ تشریف لائے ایئرپورٹ پر مولانا عبداللہ سلیم دیگر رفقاء اور وفد ختم نبوت نے آپ کا پرتپاک استقبال کیا وہاں سے مولانا عبداللہ سلیم کے گھر پہنچے بقیہ سارا دن ہم نے مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ کی معیت میں گزارا اور مختلف عنوانات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا ۔

اسی روز مغرب کے بعد مولانا عبداللہ سلیم نے شکاگو کے جید علماء کرام کو اپنے گھر عشائیہ پر مدعو کیا جو مولانا محمد تقی عثمانی کے اعزاز میں دیا گیا تھا عشاء کے بعد مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں امریکہ میں دارالقضاء کے قیام ، علماء کرام کو ایک پلیٹ فارم پہ جمع کرنا اور دیگر اہم امور کے بارے میں گفتگو چلتی رہی شرکاء مجلس نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا آخر میں مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ نے اپنے مفید مشوروں سے نوازا کیونکہ اگلے دن صبح ہماری لاس اینجلس کے لئے روانگی تھی اس لئے رات ساڑھے دس بجے ہم نے مولانا موصوف سے اجازت طلب کی اور جائے قیام پر پہنچ گئے ۔

مولانا قاضی اللہ یار کا دورہ بھکر کے دوران مختلف اجتماعات سے خطاب

بھکر (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی اللہ یار ضلع بھکر کے دورہ کے پروگرام کے مطابق مولوی محمد علی صدیقی کے ہمراہ قصبہ ہیل پہنچے ۔ عیدگاہ میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا رات جامع مسجد کرنالوی میں خطاب کیا اگلے دن بعد نماز عشاء جامع مسجد فاروقیہ محلہ حافظ آباد ہیل میں خطاب فرمایا ۔ پھر کلورکوٹ تشریف لے گئے اور رات کلورکوٹ میں خطاب عام ہوا اگلی صبح ذمہ والا میں جلسہ عام سے خطاب فرمایا ۔ بعد نماز ظہر جامع مسجد نواب صاحب والا میں خطاب کیا ۔ ان تمام خطابات میں آپ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پروگرام پیش کیا علاقہ تھل میں مرزائی ملازمین کی بڑے پیمانہ پر تعیناتی کو ایک گہری سازش قرار دیتے ہوئے علاقہ کے علماء اور لوگوں کو خبردار کیا کہ اگر اس طرف توجہ نہ دی گئی تو یہ نقصان دہ ثابت ہوگا ۔

بوچھیری میں سیرۃ النبیؐ کانفرنس

بوچھیری (نمائندہ ختم نبوت) بوچھیری میں سیرت النبیؐ کے جلسہ عام سے مولانا عبدالرحیم باندھی والے نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام قادیانی ولد مرزا غلام مرتضیٰ سب سے بڑا جھوٹا ، کذاب و دجال ہے انہوں نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر اگر جان بھی دینی پڑی تو دریغ نہ کریں گے ۔ جلسہ سے قاری محمد اشرف اور مولانا ثناء اللہ تبوکی نے بھی خطاب کیا دور دور سے انجمن سپاہ صحابہؓ کے عہدے داروں اور کارکنوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی مولانا عبدالکریم نے جلسہ کے انتظامات کی نگرانی کی ۔

سانحہ اوجڑی کیمپ اور صدر ضیاء الحق کے خلاف سازش میں قادیانی ملوث ہیں

دلیوالہ (نمائندہ ختم نبوت) یہاں دلیوالہ میں سیرت النبیؐ کے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاری سعید احمد اسعد نے کہا ہے کہ ملک چاروں طرف سے فتنوں میں گھرا ہوا ہے اب ضرورت اس امر کی ہے کہ قادیانیوں پر نظر رکھی جائے ۔ انہوں نے کہا اوجڑی کیمپ اور صدر ضیاء الحق کے حادثے میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے لیکن حکومت ان کا کوئی نوٹس نہیں لے رہی اس لئے قادیانیوں کو جب بھی موقع ملتا ہے وہ نقصان پہنچاتے ہیں

اخبار ختم نبوت

مُباہلہ کی آڑ میں قادیانیوں کی نئی سازش

قادیانیوں کی اشتعال انگیزیوں کا نوٹس لیا جائے، مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے تمام اثاثے اور فنڈز ضبط کر لئے جائیں اور خدام الاحمدیہ کا نظم و تنظیم کی طرف سے علماء کرام کو قتل کرنے کے منصوبہ کا فوری نوٹس لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے مباہلہ کا جو چیلنج دیا تھا وہ مباہلہ نہیں مقاتلہ کی دعوت ہے اور صدر محمد ضیاء الحق کی موت کو قادیانی جماعت اور اس کا سربراہ مباہلہ کی کامیابی قرار دے رہے ہیں، جبکہ مباہلہ کے کتابچہ پر مرزا طاہر احمد نے اپنے دستخط نہیں کئے ہیں اس لئے یہ مباہلہ نہیں ایک خطرناک قادیانی سازش ہے اور مرزا طاہر احمد اس سازش میں شریک ہے دوسری کامیابی مولانا اسلم قریشی کی برآمدگی کو قرار دیا گیا ہے جبکہ قادیانی جماعت نے اس کو خود پیش کر کے مباہلہ کا کرشمہ قرار دیا ہے جو کہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے مولوی فقیر محمد نے کہا کہ مرزا طاہر کی طرف سے مباہلہ کا کتابچہ لندن سے موصول ہونے کے بعد ۲۷ جولائی ۱۹۸۸ء کو رجسٹرڈ خط کے ذریعے جواب دے دیا تھا جس پر ۲۳ ستمبر ۱۹۸۸ء کو مرزا طاہر نے اپنے جوابی خط میں لکھا ہے کہ مباہلہ کا دستخط کر کے چیلنج قبول کریں۔ جبکہ خود مرزا طاہر نے یکم اکتوبر ۱۹۸۸ء کو جو دوسرا مباہلہ کا کتابچہ بھیجا ہے اس پر فریق اول کی حیثیت سے مرزا طاہر نے دستخط نہیں کئے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مباہلہ ایک فراڈ ہے اور اس کے پس پردہ کوئی خطرناک سازش کارفرما ہے انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر کے مباہلہ کے چیلنج کا جواب دینے کے بعد قادیانی جماعت ربوہ کی طرف سے خطرناک نتائج کی دھمکیوں پر مبنی خطوط موصول ہو رہے ہیں اور ۲۲ اکتوبر کے خط میں جو گمنام ہے ایک احمدی جانباز نے لکھا ہے کہ مولوی فقیر محمد تو یاد رکھ تیرا نمبر لگ گیا جا چکا ہے بھٹو کے بعد ضیاء الحق اور اب تیرا انجام قریب ہے ختم نبوت کے کام سے باز آ جاؤ ورنہ تمہاری لاش بھی نہیں ملے گی یہ ہیں قادیانی جماعت کے عزائم اور دوسرے علماء کرام کے جلد نمبر لگا دیں گے۔

ختم نبوت کیلئے قربانی کا مضبوط عزم

ختم نبوت یوتھ فورس چونڈہ کا اجلاس گزشتہ روز جامعہ شاہ فیصل شہیدؒ میں خطیب مسجد قاری محمد انور کی نگرانی میں ہوا اجلاس میں مقامی نوجوانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور آئندہ یوتھ فورس چونڈہ کے لئے مندرجہ ذیل عہدے دار متفقہ طور پر منتخب کئے گئے۔ سرپرست قاری محمد انور، انصر صدر محمد اشرف بٹ نائب عبدالحمید، سیکرٹری جنرل ماسٹر افتخار احمد بٹ، جائنٹ سیکرٹری محمد لقمان وقاص سیکرٹری نشر و اشاعت محمد یوسف خازن ناصر جمال بھٹی۔ سالار اعلیٰ عبدالرحمٰن انصاری جبکہ مجلس شوریٰ میں ملک محمد یوسف محمد یونس بٹ، خادم حسین دلشاد حسین، عبدالرشید بٹ، محمد جمیل سلدی، محمد سرور بٹ اور شاہد امین بھٹی شامل ہیں۔ اجلاس میں عہدے داروں اور دیگر اراکین نے مسئلہ ختم نبوت پر ہر قسم کی قربانی دینے کا مضبوط عزم کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے انتخابات

بہاولپور (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ممبروں کا اجلاس دفتر ختم نبوت غلہ منڈی میں منعقد ہوا جس میں مجلس کے دستور کے مطابق آئندہ تین سالوں کے لئے مندرجہ ذیل عہدے داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا اجلاس کی صدارت حاجی سیف الرحمٰن نے کی۔ سرپرست اعلیٰ حاجی محمد ذکر اللہ امیر حاجی سیف الرحمٰن نائب امیر اول حاجی عمر دین امیر دوم شیخ الحدیث مولانا عطاء الرحمان، ناظم اعلیٰ چوہدری محمد علیم ناظم محمد ریاض چغتائی ناظم دوم حافظ عبدالحمید، ناظم تبلیغ ڈاکٹر عبدالستار اختر ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد احمد جالندھری خازن عبدالرحمان انصاری مجلس عمومی کے لئے مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد یوسف، قاری محمد یوسف ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف حاجی محمد امین چوہدری ظہیر دین، میاں محمد شفیع چغتائی، سیٹھ محمد شجاع، محمد سلیم انصاری، محمد نواز تابی، محمد یٰسین قریشی، محمد حنیف، حافظ محمد حسن شہید، حاجی مقبول احمد، مولانا عبدالرؤف، ڈاکٹر عبدالرحمان خان شلاٹ ٹاؤن کا انتخاب کیا گیا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔ یہ اجلاس شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک، مفتی الشمدو سایا بہاولپور، جنرل محمد ضیاء الحق اور ان کے رفقاء کی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ نیز یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ سانحہ بہاولپور میں مرزائی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر اور فوج میں مختلف عہدوں پر فائز قادیانیوں کو شامل تفتیش کیا جائے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ایم ایس وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ خالد منظور لیبرا قادیانی، ڈسٹرکٹ آڈٹ آفیسر غلام محمد قادیانی، ایس ڈی او ٹیلیفون ریلوے چوہدری اکرم قادیانی، ڈاکٹر مبارک اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج کو فی الفور تبدیل کیا جائے۔ اگر مذکورہ بالا قادیانیوں کو تبدیل نہ کیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے امیر حاجی

سیف الرحمن عنقریب ایک پریس کانفرنس میں آئندہ لائحہ عمل کا اعلان کریں گے شرکاء اجلاس نے زور دے کر کہا کہ بہاولپور کو قادیانی اسٹیٹ نہ بنایا جائے۔ اجلاس میں قائد میڈیکل کالج کی انتظامیہ کی طرف سے قادیانی ایم ایس کی دعوت ایک اور ڈاکٹر زبیر کے قادیانی کو زور دے کر ملازمت کی گئی اور دیگر ڈاکٹروں سے اپیل کی گئی کہ وہ قادیانی ایم ایس کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ حافظ نورالدین جو ایک خط کی وجہ سے قادیانی مشہور ہو گئے تھے نے حاضرین اجلاس کے سامنے وضاحت سے کہا کہ اس کا قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ نہ ہے اور نہ ہوگا۔

بقیہ: اموال کی محبت

ان کافروں سے (دوزخ میں) بلند ہوں گے۔ اور آدمی کو محض فراغ معیشت پر غرور نہ کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے حساب دے دیتے ہیں۔ اس لئے محض امیر ہونا کوئی فخر کی چیز نہیں ہے۔

باقی آئندہ

معیاری کیسٹ

معیاری ریکارڈنگ

دینی کیسٹوں کا مرکز

ہمارے یہاں علمائے حق کی تقاریر، رائے ونڈ کے تبلیغی بیانات اور مشہور قراء حضرات کی تلاوت اور مشہور نعت خوانوں کی مشہور نعتوں کی کیسٹیں دستیاب ہیں۔

نوٹ

صرف ۲ منٹ میں کیسٹ بھرنے کا انتظام ہے

اسلامی ریکارڈنگ سینٹر

بالمقابل نعمان مسجد سبیلہ چوک کراچی

بقیہ: جل رہا ہے

قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ص۱۹۵

غرضیکہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے اس کی سزا قتل اور آگ میں جلانا ہی ہے۔ اور لوگوں نے دیکھا کہ ایسا ہی ہوا۔

مرزا نے بھی ایسی ہی حرکات کی ہیں۔ محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کا ایسا ہی جھوٹ باندھا تھا اور مرا تو ایسوں کا آگ میں جلنا، جہنم رسید ہونا، اور کچھ لوگوں کا اپنی آنکھ سے یہ حشر دکھا دیا جانا بالکل صحیح اور درست ہے۔

یہ ختم نبوت کے تازہ شمارہ میں ایک طالب علم بچوں کے سوال و جواب کے سلسلے میں تحریر کیا گیا ہے۔

بقیہ: فراست

چھٹا حصہ ماں کو یعنی ایک سو دینار ملا ہے بیوی کا آٹھواں حصہ یعنی پچھتر ۷۵ دینار دیئے۔ بقیہ پچیس دینار بچے جسمیں بارہ بھائیوں کو دو دو دینار دیئے۔ باقی ایک دینار بچا جو تجھیں مل گیا۔ اس واقعہ سے امام صاحب کے عقل و فراست کا یوں مظاہرہ ہوا کہ آپ نے تقسیم وراثت سے دینار کی تعداد معلوم کر لی حالانکہ دینار کی تعداد کا کوئی علم پہلے سے نہ تھا۔

بقیہ: تعارف و تبصرہ

پڑھنے کے بعد جان لیں کہ قادیانیوں کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں اردو کتاب مجلد ۔۔۔ ۴۵ روپے کارڈ کور ۳۵/- روپے جب کہ عربی اور انگلش کتاب ۷۵/- روپے فی نسخہ کے حساب سے اوپر دیئے گئے پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(محمد حنیف ندیم)

تعارف و تبصرہ

فیضِ کتاب

مرتبہ: مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی

قیمت: ۱۵/ روپے

ملنے کا پتہ: ادارہ سعد یقیہ نزد حسین ڈی سوا گارڈن ویسٹ نشتر روڈ، کراچی۔

یہ وظائف و تعویذات کا مجموعہ ہے۔ جس میں قرآن کریم کی آیات ماثورہ کریمہ، اسماء حسنیٰ کے خواص نیز بیماریوں اور دفع مصائب و آلام کے وظائف و تعویذات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اس شعبہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کتاب میں امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منسوب ایک مناجات بھی درج کی گئی ہے ہمارے خیال میں یہ نسبت صحیح نہیں ہے۔

بقیہ: دشمنانِ رسولؐ

آپ کے دشمن ذلیل و خوار ہونگے۔ آخرکار یہ سراقہ بن مالک بن جعشم جنگ احد کے بعد مسلمان ہوا۔

فائدہ: سراقہ نے حالت کفر میں سمجھ لیا کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات [illegible] ہو کر رہے گی اور اسلام کو عروج حاصل ہوگا۔ اس طرح سے مرزائیوں کو بھی سمجھ لینا چاہئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو [illegible] جانشین وہ غالب رہے گی قادیانیت اسی طرح سے ٹھوکریں کھاتی رہے گی اب بھی ان کے لئے وقت ہے کہ وہ اسلام کی دعوت کو قبول کریں اور مرزا قادیانی کو چھوڑ دیں۔

بقیہ: استقامت

میں مجھ کو مال اور اولاد دیئے جائیں گے۔ کیا وہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے یا خدا تعالیٰ سے کوئی عہد کیا ہے ہرگز نہیں بالکل غلط کہتا ہے جو کچھ زبان سے کہتا ہے ہم اس کو لکھ لیتے ہیں تاکہ قیامت کے دن اس پر حجت قائم ہو اور اس پر عذاب بڑھاتے چلے جائیں۔ اور جس مال و اولاد کو وہ کہتا ہے اس سب کے ہم وارث ہوں گے۔ اور وہ ہمارے پاس مال اور اولاد سے خالی ہاتھ آئے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چھٹا انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ

بعنوان: فتنۂ قادیانیت کا خاتمہ کیوں اور کس طرح ممکن ہے؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام چھٹا انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ منعقد ہو رہا ہے۔

اس انعامی مقابلہ کی تفصیلات اور شرائط درج ذیل ہیں۔

۱۔ اس چھٹے انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ کا عنوان ہے "فتنۂ قادیانیت کا خاتمہ کیوں اور کس طرح ممکن ہے؟"

۲۔ اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک گولڈ میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۳۔ دوئم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک سلور میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کیلئے ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۴۔ سوئم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک کانسی کا میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت" کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۵۔ مقابلہ میں شرکت کرنے والے ہر امیدوار کو ایک خوبصورت تعریفی سند پیش کی جائے گی۔

۶۔ اس کے علاوہ ۱۰ خصوصی قیمتی انعامات کتابوں کے دیئے جائیں گے۔

۷۔ مضامین کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط تحریر کیے جانے چاہئیں۔

۸۔ مضمون کم از کم پانچ صفحات اور زیادہ سے زیادہ دس صفحات پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ (کاغذ کا سائز بڑے صفحات پر مشتمل ہو)

۹۔ مضامین کے آخر میں اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، ایڈریس (ٹیلیفون نمبر اگر ہو تو بھی) ضرور تحریر فرمائیں۔

۱۰۔ جج صاحبان کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

۱۱۔ جس مضمون کے لیے کتاب سے مدد لی جائے اس کا اور اس کے مصنف کا نام ضرور تحریر ہونا چاہیئے۔

۱۲۔ مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۸ء ہے اس کے بعد آنے والے مضامین مقابلہ میں شامل نہ ہوں گے۔

★۱۳۔ مضمون بھیجنے والے ہر امیدوار کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مضمون کے ہمراہ سند اور لٹریچر کے ڈاک خرچ کیلئے دو روپے کے ڈاک ٹکٹ ضرور ارسال فرمائیں۔

۱۴۔ نتائج کی اطلاع بذریعہ سرکلر ہر امیدوار علاوہ ازیں ہفت روزہ لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی (اخبارات) دی جائے گی۔

۱۵۔ تقریبِ تقسیم انعامات مارچ ۱۹۸۹ء کو ننکانہ صاحب میں منعقد ہوگی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ آپکا بھائی: **محمد متین خالد**

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیئے ۔ پتہ: صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نسیم منزل ریلوے روڈ ننکانہ صاحب

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ☎: ۱۰۹

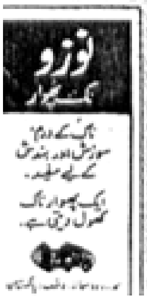

آوازِ اخلاق

اخلاق عملاً مذہب ہے اور مذہب اصولاً اخلاق ہے۔

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

کیا آپکو معلوم ہے

تاج ربر انڈسٹریز ۱۹۶۲ سے اپنی مصنوعات دنیا کے کئی ملکوں کو برآمد کرتی ہے جس میں برطانیہ بھی شامل ہے

ہماری تمام مصنوعات حفظانِ صحت کے اُصولوں پر تیار کردہ ہیں

اچھی طرح دیکھکر خریدیں ہینڈل پر CANNON اس طرح واضح چھپا ہوا ہے

کوئی بھی اچھا دکاندار گھٹیا یا جعلی مال فروخت نہیں کرتا اور اگر ایسا ہے تو وہ مُلک اور آپ کا دشمن ہے

آٹومیٹک مشین پر تین طرفہ سیلوفین پیکینگ ضرور دیکھیں

کینن کی دیگر مصنوعات بھی طلب فرمائیں!

تاج ربر انڈسٹریز

معیاری مصنوعات کی تیاری میں (۵۰) سالہ تجربہ کار